اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ؕ

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

فروری 2010ء

تبلیغ 1389 ہش

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

مورخہ ۱۰فروری ۲۰۱۰ ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام سرائے طاہر میں ووکیشنل اویئرنیس کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر شری رمیش چندر چوپڑا ڈائریکٹر Micro, Small & Medium Enterprises Govt. of India خطاب کرتے ہوئے

اس موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ خطاب کرتے ہوئے اور اسٹیج پر صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ، محترم ناظر خدمت درویشان ربوہ، مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور پرنسپل سکھ نیشنل کالج قادیان تشریف فرما ہیں۔

ماہِ جنوری میں مجلس اطفال الاحمدیہ ریشی نگر کی جانب سے ایک مثالی وقارِ عمل کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر لی گئی ایک تصویر۔

ماہِ جنوری میں حلقہ مبارک قادیان کی طرف سے ہماچل پردیش کا ایک تبلیغی و تفریحی ٹور منعقد کیا گیا۔ اس ٹور کے دوران Triund کی چوٹی پر لی گئی خدام کی ایک تصویر۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

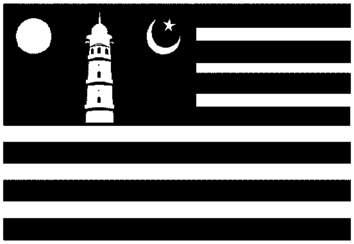

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد29. تبلیغ 1389 ہش فروری 2010ء شمارہ 2

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن ۔ انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم 2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4
☆ اداریہ 5
☆ ایک عظیم الشان پیشگوئی اور اسکا ایمان افروز ظہور 7
☆ حضرت مسیح کشمیر میں 16
☆ قومیں اس سے برکت پائیں گی 21
☆ ایک غیر معمولی نصیحت 23
☆ غصے سے ایک انٹرویو 25
☆ تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع 27
☆ کوئز کمپٹیشن 29
☆ ملکی رپورٹیں 30
☆ وصایا 20093 تا 20116 32
☆ FAZLI-OMAR RESEARCH INSTITUTE QADIAN 32

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : مصباح الدین نیّرؔ
دفتری امور : عبدالرب فاروقی ۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپئے　بیرون ملک : 40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 15 روپئے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163)

ترجمہ: ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہتی ہیں کہ عورت ذات ہونے کی وجہ سے ٹھیک ہے کہ آپ کو ایک محبت اور پیار تھا لیکن آپؐ کا اصل محبوب کون تھا، حقیقی محبوب کون تھا۔ یہ بتاتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میرے ہاں حضورؐ کی باری تھی ﷺ اور یہ باری نویں دن آیا کرتی تھی۔ بہرحال کہتی ہیں کہ میری آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ آپؐ بستر پر نہیں ہیں۔ مَیں گھبرا کر باہر صحن میں نکلی تو دیکھا کہ حضورؐ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار! میری روح اور میرا دل تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ تو یہ ہے حقیقی محبوب کے سامنے اظہار اور یہ ہے جواب ان لوگوں کے لئے جو آپؐ کی ذات پر بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔

پھر آپ اپنی سونے کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کی یاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری دونوں آنکھیں تو بے شک سوتی ہیں لیکن دل بیدار رہتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبیؐ باللیل فی رمضان حدیث نمبر 1147)

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13 مارچ 2009ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 اپریل 2009ء)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے

’’آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولویوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ159-160۔ جدید ایڈیشن)

’’اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد 7 نمبر11 صفحہ 24.5/ مارچ 1903ء۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 159 حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

’’قرآن شریف میں بھی اس لئے بعض تذکرے موجود ہیں جیسے فرمایا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرَاهِيْمَ (مریم:42) ‘‘۔

(ایضاً صفحہ 159 حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

’’لیکن ان تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ یاد رکھو کہ اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔ مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملا لی گئی ہیں۔ جس میں ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ ہم خود اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں اور آج کل یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے موافق شریعت کو بنانا چاہتا ہے گویا خود شریعت بناتا ہے۔(الحکم جلد 7 نمبر11 صفحہ 24.5/ مارچ 1903ء۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 160 حاشیہ۔جدید ایڈیشن)

’’ہاں جو لوگ مولود کے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہی خود تشریف لے آئے ہیں یہ اُن کی جرأت ہے۔ ایسی مجلسیں جو کی جاتی ہیں ان میں بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارک الصلوۃ سود خور اور شرابی ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق؟ اور یہ لوگ محض ایک تماشہ کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں، پس اس قسم کے خیال بیہودہ ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ159-160۔ حاشیہ)

نیز فرمایا: ’’آنحضرت ﷺ نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلایا ہے وہ ہمیں کرنا چاہئے۔ سچے مؤمن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت ﷺ نے کیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے کہ نہیں؟ حضرت ابراہیم آپ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے کیا وجہ کہ آپ نے اُن کا مولود نہ کروایا‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 162)

ازافاضات سیدنا حضرت امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اسدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ سب الزامات جو آپ ا کی ذات پر لگائے جاتے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے آپ کی ذات بابرکات پر یہ الزام لگائے گئے

''ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے کیا سنت قائم فرمائی؟ جن کی ہم نے پیروی کرنی ہے۔ آپؐ کے کیا کچھ عمل تھے جو آپؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے کئے اور آگے روایات میں ہم تک پہنچے۔

آپ ﷺ پر دنیا والے یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے دنیاوی جاہ وحشمت کے لئے حملے کئے اور ایک علاقے کو زیر کر کے اپنی حکومت میں لے آئے۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات کے حوالے سے قسم قسم کی باتیں آج کل کی جاتی ہیں۔ ایسی کتابیں لکھی جاتی ہیں کہ جن کو کوئی شریف النفس پڑھ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ امریکہ میں ہی جو نئی کتاب لکھی گئی ہے، اس پہ کسی عیسائی نے ہی یہ تبصرہ کیا تھا کہ ایسی بیہودہ کتاب ہے کہ اس کو تو پڑھا ہی نہیں جا سکتا۔ تو یہ سب الزامات جو آپ ﷺ کی ذات پر لگائے جاتے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے آپ کی ذات بابرکات پر یہ الزام لگائے گئے۔ جب آپؐ نے دعویٰ کیا اس وقت بھی کفار کا یہ خیال تھا کہ شاید کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے اور آپ کے چچا کے ذریعہ سے آپ کو یہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے مذہب کے بارہ میں، ہمارے بتوں کے بارے میں کچھ کہنا چھوڑ دیں اور اپنے دین کی تبلیغ بھی نہ کریں اور ہم اس کے بدلے میں آپ کی سرداری بھی تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اپنی دنیا کی جاہ وحشمت جو ہمارے پاس ہے وہ بھی آپؐ کو دینے کو تیار ہیں۔ اپنی دولت بھی دینے کو تیار ہیں۔ عرب کی خوبصورت ترین عورت بھی دینے کو تیار ہیں تو آپؐ کا جواب یہ تھا کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تو تب بھی مَیں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا۔ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ ان کی خرابیاں ان کو بتاؤں اور ان کو سیدھے راستے پر چلاؤں۔ اگر اس کے لئے مجھے مرنا ہی ہے تو پھر مَیں بخوشی اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور موت کا ڈر مجھے اس کام سے روک نہیں سکتا اور نہ ہی کسی قسم کا لالچ مجھے اس سے روک سکتا ہے۔

پس دنیا داروں نے تو ہمیشہ سے آپ کے اس کام کو جو آپ خدا تعالیٰ کی خاطر کر رہے تھے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے کر رہے تھے دنیاوی اور ظاہری چیز سمجھا اور کفّار نے آپ کو اس کے لئے پیشکش بھی کی اور آپ نے اس وجہ سے کفار کی ہر قسم کی پیشکش کو ردّ کر کے یہ واضح کر دیا کہ مَیں اس دنیا کی جاہ وحشمت اور دولت کا امیدوار نہیں ہوں بلکہ مَیں تو زمین و آسمان کے خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ وہ آخری نبی ہوں جس نے تمام دنیا پر خدائے قادر و توانا اور واحد و یگانہ کا جھنڈا لہرانا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 مارچ 2009ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 اپریل 2009ء)

اداریہ:

حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت
اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان

اللہ تبارک تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نشو نما، افزائش اور جسمانی و روحانی تربیت کے لئے لا تعداد انتظامات کر رکھے ہیں۔ انسان زمین کے atmosphere میں survivie کر سکے اس کے لئے ان گنت عوامل کو کار فرما رکھا ہوا ہے۔ صرف اور صرف انسان کی تمام مراحل کی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے اندازے سے بھی زیادہ system بروئے کار لائے ہوئے ہیں اور اُس وقت سے جب کہ انسان کی پیدائش کے لئے ابھی عربوں ، کھربوں سال باقی تھے۔ یہ انتظامات اور انعامات اتنے ہیں کہ ان میں سے غالباً عُشرِ عشیر بھی سائنسی دنیا سے تعلق رکھنے والے لوگ ابھی تک معلوم نہیں کر سکے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قُرآن مجید میں ان نعمتوں کے متعلق فرمایا ہے کہ:

وَاِنۡ تَعُدّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡ هَا (ابراھیم: 35) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو اُن کا شمار نہ کر سکو گے۔

یہی الفاظ سورہ نحل کی آیت 19 میں بھی وارد ہوئے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی توجہ اُن تمام انعامات کی طرف مبذول کرائی ہے جو اُسکی ہر قسم کی نشونما کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُس پر کر رکھے ہیں۔ اس قدر انعامات اور انتظامات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے۔ لیکن حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت کے متعلق فرمایا:

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ. وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ○ (اٰل عمران: 165)

یعنی یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اُس نے اُن کے اندر انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول عربی ﷺ کی بعثت کو مؤمنین پر ایک عظیم احسان قرار دیا ہے۔ مذکورہ بالا پس منظر میں اس کا یہ مطلب ہے کہ بنی نوع انسان کی نشونما اور ارتقاء کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُس پر جتنے بھی انعامات کئے ہیں جو کہ گنتی کے اعداد و شمار سے بھی پرے ہیں اُن سب انعامات پر صرف ایک انعام بھاری ہے اور وہ ہے حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت کا انعام۔ تب ہی تو آپ ﷺ کی بعثت کو اللہ تعالیٰ نے ایک احسان کے طور پر پیش فرمایا ہے اور باقی کسی نعمت یا تمام نعمتوں کے متعلق بھی احسان کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے حضرت رسولِ عربی ﷺ کی بعثت کو ایک احسانِ عظیم قرار دیا گیا ہے؟ اگر ان سوالات کا جواب ڈھونڈنا ہو تو وہ ہمیں اسی آیت مذکورہ میں موجود ملتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "یتلو علیھم اٰیٰتہ و یُزکّیھم و یُعلّمھم الکتٰب و الحکمۃ" یعنی وہ اُن پر اُس کی (اللہ کی) آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ عرفانِ الٰہی حاصل کرے اور لقاءِ الٰہی سے فیضیاب ہو کر عبودیت کے حق کو سرانجام دے۔ اس مقصد وحید تک

سائنس اور ٹکنالوجی کے علوم کی ترقی نہیں پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی دنیا میں موجود تمام نعمتیں انسان کی اس مقصد جلیل تک رسائی کرا سکتی ہیں۔اس مقصد کو حاصل کرنے کا راستہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ انبیاء بتا سکتے ہیں جن کو وہ خود مبعوث کرتا ہے۔اس سلسلہ میں جس برگزیدہ نبی نے سب سے احسن سعیٔ مشکور کی ہے وہ ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔جس رنگ میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی آیات مؤمنین کو پڑھ کر سنائیں، اُن کا تزکیہ نفس کیا اور کتاب اور حکمت کا عرفان عطا کیا اُس کے پاسنگ تک بھی کوئی اور وجود نہیں پہنچا۔بے شک اس معاملہ میں تمام انبیاء کی بعثت احسانِ الٰہی ہے لیکن سب سے عظیم احسان حضرت رسولِ عربی ﷺ کی بعثت ہے۔

انسان بذاتِ خود اپنے پیدائش کے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ کہ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر اُس کی حیات عبث ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود اس مقصد کے حصول کے لئے انبیاء کی صورت میں انسان کی امداد کی۔اور سب سے بڑی مدد اور احسانِ عظیم حضرت رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے نتیجہ میں ہی ظاہر ہوا۔اسی لئے ہمیں یہ تاکید کی گئی ہیکہ آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و سلام بھیجتے رہیں کیونکہ وہ احسانِ عظیم جو آپ ﷺ کی بعثت کے نتیجہ میں ہمیں عطا ہوا اُس احسانِ عظیم کا بدلہ ہماری پشتیں اور نسلیں تا قیامت نہیں چکا سکتیں۔اِس درود کی صورت میں ہم اس سلسلہ میں صرف ایک معمولی سی پیش رفت کر سکتے ہیں اور ہمارا یہ عمل ہمیشہ ایک پیش رفت تک ہی محدود رہیگا۔اللھم صلّ علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید.اللھم بارک علی محمد و علی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید. (عطاء المجیب لون)

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

* UK * IRELAND * FRANCE * USA *
* AUSTRALIA * NEW ZEALAND *
* MALAYSIA * SWITZERLAND * CYPRUS *
* SINGAPORE * CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

* Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
* Comprehensive Free Counseling
* Educational Loan Assistance
* VISA Assistance
* Travel And Foreign Exchange Arrangements
* Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......
PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER
www. prosperoverseas.com

PROSPER CONSULTANTS
For Placement Enquiries Visit: www.prosperconsultants.in

ایک عظیم الشان پیشگوئی اور اس کا ایمان افروز ظہور

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل۔ لندن)

اللہ تعالیٰ کی ازل سے یہ سنت جاری ہے کہ جب بھی وہ دنیا میں کوئی رسول یا نبی بھیجتا ہے تو اپنے فرستادہ کی صداقت ظاہر کرنے کی خاطر اسے آسمانی نشانات سے نوازتا ہے۔ یہ آسمانی نشانات اور پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کو بھی ثابت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی صداقت اور سچائی پر بھی مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔

ہمارے اس زمانہ میں جو امت محمدیہ کا دور آخرین ہے اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزند جلیل، سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو احیائے اسلام کی خاطر، ایک امتی نبی کے طور پر، امام مہدی اور مسیح موعود کا منصب عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ آپ کی آمد کا مقصد حبیبِ خدا ﷺ کے لائے ہوئے محبوب دین، دین اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنا ہے۔ اس عظیم مقصد کی خاطر آپ نے ساری زندگی وقف کئے رکھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جو آپ کے مشن کو لے کر اکناف عالم میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں عظمتِ اسلام کا علم لہرا رہا ہے اور شش جہات میں لوگوں کے دل اسلام کی خاطر جیتے جارہے ہیں۔ احیائے اسلام کے ایک بابرکت دور کا آغاز ہو چکا ہے جس کا اختتام عالمگیر غلبۂ اسلام کی صورت میں مقدر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے بکثرت ایسی پیشگوئیاں بطور نشان عطا فرمائیں جو اپنے وقت پر بڑی شان سے پوری ہوئیں اور آپ کی صداقت کا نشان ٹھہریں۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو 1882 میں ماموریت کے الہام سے مشرف فرمایا۔ آپ نے خدمتِ اسلام کا عَلم اس شان سے بلند فرمایا کہ آپ کی خدمات کی بازگشت برصغیر سے نکل کر یورپ اور امریکہ میں بھی سنائی دینے لگی۔ آپ نے ساری دنیا کو دعوت دی کہ وہ آئیں اور صداقتِ اسلام کے نشانات اس غلامِ احمد کے ذریعہ مشاہدہ کریں جس کو خدا تعالیٰ نے مقامِ ماموریت سے نوازا ہے۔ قادیان کے رہنے والے غیر مسلموں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ باقی دنیا کے لئے نشان نمائی کا اعلان فرما رہے ہیں۔ ہم جو آپ کے پڑوس میں رہتے ہیں ہمارے لئے بھی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان دکھلایا جائے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس مخلصانہ درخواست کو قبول فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور تخلیہ میں خصوصی دعاؤں کے لئے سوجان پور جانے کا ارادہ فرمایا۔ اس مرحلہ پر الہاماً آپ کو بتایا گیا کہ تیری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ چنانچہ 1886 کے شروع میں آپ اس عظیم روحانی مجاہدہ کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔

قریباً 40 روز کی گریہ وزاری کا شیریں پھل رحمت الٰہی نے آپ کی جھولی میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو بشارت دی کہ:

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا‘‘۔

جس نشان رحمت کی نوید آپ کو سنائی گئی اس کے بارہ میں الہامی الفاظ یہ تھے۔

’’قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام‘‘

جو نشان آپ کو عطا کیا جانے والا تھا اس کی عظمت کا ذکر کرنے کے بعد اس کے عظیم الشان مقاصد اور برکات کا بھی اس الہام میں ذکر ملتا ہے۔

’’خدا نے یہ کہا کہ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے

ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔''

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۱۔۱۰۲)

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی مظہر، اس عظیم الشان پیشگوئی میں آپ کو دو بیٹوں کی ولادت کی خوشخبری سنائی گئی۔ ایک بیٹا تو مہمان کے طور پر تھا جو ولادت کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہونے والا تھا جبکہ دوسرا بیٹا لمبی عمر پانے والا، اور غیر معمولی صفات کا حامل اور خارقِ عادت کارہائے نمایاں سرانجام دینے والا بابرکت وجود تھا۔

20 فروری 1886 کو شائع ہونے والی یہ عظیم المرتبت پیشگوئی ہر لحاظ سے خدائے قادر کی قدرت اور جلال کی آئینہ دار ہے۔ پیشگوئی کے وقت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی عمر اکاون سال ہو چکی تھی۔ کون جانتا ہے کہ اس کی زندگی کتنی لمبی ہوگی۔ یہ حتمی وعدہ دیا گیا کہ فرزند موعود نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس وقت تک زندہ رہے گا اور اس کی بیوی بھی زندگی پائے گی۔ پھر اولاد ہونے کا کون ضامن ہے؟ اولاد ہو بھی تو بیٹا ہوگا یا بیٹی، کون اس کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اگر بیٹا بھی ہو تو کسے معلوم کہ وہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ اور اگر وہ زندہ رہے تو کن صفات کا حامل ہوگا۔ اور زندگی میں کیا کرے گا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے بارہ میں کوئی انسان بھی حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ سب باتیں غیب کے پردوں میں چھپی ہوتی ہیں۔ عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں وہ شخص بتا سکتا ہے جس کو خدائے ذوالجلال نے اس کا علم دیا ہو!

دنیا کے مادہ پرست لوگوں نے اور تاریکی کے فرزندوں نے جب یہ حتمی اعلانات سنے تو اپنی جہالت سے بدزبانی پر اتر آئے۔ خدا کی بتائی ہوئی باتوں پر پھبتیاں کسنے لگے اور ہر ہر بات کو تمسخر کا نشانہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر نے بھی عجیب رنگ دکھایا۔

پیشگوئی کے چند ماہ بعد آپ کے ہاں ایک بیٹی کی ولادت ہوئی۔ مخالفین جھٹ بول پڑے کہ پیشگوئی غلط ہوگئی۔ ابھی ان کا مزید امتحان مقصود تھا۔ اگلے سال آپ کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت ہوئی لیکن وہ پندرہ ماہ بعد وفات پا گیا۔ مخالفین نے ایک بار پھر شادیانے بجائے کہ خدا کی بات اور آپ کی بتائی ہوئی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ لیکن نہیں۔ کون ہے جو خدا کی بات کو جھوٹا کر سکے اور کون ہے جو خدائی تقدیر کے راستہ میں کھڑا ہو سکے؟ مخالفین کی ان تعلّیوں کے جواب میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے کامل یقین، جلال اور تحدی سے فرمایا کہ فرزند موعود خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔

چنانچہ وہی ہوا جو ازل سے مقدر تھا۔ پیشگوئی میں پہلے روز سے بتائی گئی نو سالہ مدت کے اندر 12 جنوری 1889ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو ایک فرزند عطا فرما دیا!

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرزند موعود کی ولادت کا ذکر اسی روز ایک اشتہار کے ذریعہ کر دیا۔ عجیب تصرف الٰہی دیکھئے کہ یہ اعلان ولادت اسی اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' میں شائع کیا گیا جس میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے لئے دس بنیادی شرائط بیعت کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ حسن توارد بھی مصلح موعود سے متعلق اس پیشگوئی کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

فرزند موعود۔ جس کا پورا نام صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ؓ ہے۔ پیشگوئی کے عین مطابق پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچاس سے زائد صفات کا حامل ہوا جن کا ذکر پیشگوئی میں کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

''وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے پاک کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ِظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا......دو شنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ **مَظْھَرُ الاوّلِ والآخِر مَظْھر الحق والعُلاء. کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَل مِنَ السماء.** جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنی نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وکان امرًا مقضیاً۔**''

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

اس پیشگوئی میں مذکور ایک ایک بات اپنی ذات میں ایک عظیم پیشگوئی ہے۔ ایک ایک صفت ایسی ہے کہ جس کو یہ نصیب ہو جائے وہ عظمت وشوکت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ پھر اس موعود فرزند کی عظمت کا اندازہ کیجئے جو ان سب صفات کا مصداق بننے والا تھا۔ دنیا کی نظر میں تو شاید ان اوصاف ِعالیہ کا ایک فرد واحد میں اجتماع قطعاً ناممکن بات ہو لیکن یہ اس قادر وتوانا، رب ذی الجلال والاکرام کا کلام اور اس کی پیشگوئی تھی جس کے آگے کوئی بات انہونی اور مشکل نہیں۔ خدا نے جو چاہا وہ بالآخر ہو کر رہا!

ناممکن اور نامساعد حالات کے باوجود یہ سب باتیں پوری ہو کر رہیں۔ دنیا نے دیکھا، اپنے اور بیگانے، دوست اور دشمن سب اس بات کے زندہ گواہ بنے کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس گھر میں پیدا ہونے والا فرزند موعود۔ مصلح موعود کے طور پر مطلعِ عالم پر بڑی شان سے ابھرا جو صفات اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام میں بتائی گئی تھیں وہ ان سب کا مصداق ثابت ہوا۔ خدا کا سایہ ہمیشہ اس کے سر پر رہا۔ وہ جلد جلد بڑھا اور پیشگوئی میں مذکور ہر ایک بات کو پورا کرتے ہوئے فائز المرام اس دنیا سے رخصت ہوا، اس عظمتِ شان کے ساتھ کہ اس کا نیک تذکرہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا کہ وہ خدائے رحمان کا ایک عظیم نشان تھا اور ظاہر ہے کہ خدائی نشانوں کی عظمت کبھی ماند نہیں پڑتی۔

اس اجمالی ذکر کے بعد آیئے ذرا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے قدم بقدم چل کر دیکھیں کہ اس مقدس وجود نے کن رفعتوں کو چھوا، کون سے کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور کس طرح خدمت دین کے لئے اپنی حیاتِ مستعار کا ایک ایک لمحہ قربان کر دیا۔

26 مئی 1908ء کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا وصال ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ آپؑ کے بچوں میں سب سے بڑے تھے۔ اچانک اس عظیم خلاء سے گھریلو اور خاندانی ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ پر جو بوجھ آن پڑا اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس ذاتی صدمہ سے بڑھ کر آپ کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے لائے ہوئے مشن کو خدانخواستہ کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ایسے نازک اور درد بھرے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے، جو اس وقت انیس سال کے تھے، حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے جنازہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا، تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔'' (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۶۰)

یہ وقتی اور جذباتی اظہار نہ تھا، ایک سچا اور قطعی پیمانِ وفا تھا جس کو آپؓ نے ہر آن یاد رکھا اور خوب نبھایا۔

صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

حضرت مصلح موعودؓ نے جوانی کی حدود میں قدم رکھتے ہی خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ یہ مبارک جہاد آپ کی ساری زندگی پر

پھیلا نظر آتا ہے۔1906ء میں سترہ سال کی عمر میں آپ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر مقرر ہوئے اور اسی سال آپ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر پہلی بار تقریر کی۔1910ء میں خلافت اولیٰ کے دور میں پہلی بار خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔1912ء میں آپؓ نے بلاد عربیہ کا سفر فرمایا۔اس سفر کے دوران آپؓ نے حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور شریف مکہ سے بھی ملاقات کی۔اس سفر میں آپؓ مصر بھی تشریف لے گئے۔اسی طرح آپ نے اٹلی میں وزیر اعظم مسولینی سے بھی ملاقات کی۔

1913ء میں آپؓ کو جماعت کی ایک عظیم اور پائیدار خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔آپؓ کے ہاتھوں اخبار الفضل کا اجراء ہوا۔جماعت کا یہ نقیب آج بھی بڑی شان سے جاری ہے۔ربوہ کے علاوہ لندن سے اس کا انٹرنیشنل ایڈیشن بھی شائع ہوتا ہے۔الفضل اخبار نے جماعتی تربیت اور خاص طور پر خلیفہ وقت کے ارشادات ساری دنیا میں پھیلانے کے سلسلہ میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔

1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات ہوئی تو خلافت کی ذمہ داری حضرت مصلح موعودؓ کے سپرد ہوئی۔جماعت کی غالب اکثریت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال تھی۔دنیا کی نظر میں ایک کم عمر، نوجوان، ناتجربہ کار اور دنیوی اعتبار سے علمی لیاقت نہ رکھنے والے کے کندھوں پر یہ بھاری بارِ امامت ڈال دیا گیا۔بعض نے خیال کیا اور برملا اس کا اظہار بھی کہ اب اس جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا کیونکہ اس کی باگ دوڑ ایک بچے کے سپرد کر دی گئی ہے جوان کی نظروں میں اس لائق نہ تھا۔لیکن جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہو اور جسے خدا نے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہو وہ بھلا کیسے ناکام ہو سکتا تھا؟۔وہی بچہ، خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سایہ میں ایک عظیم قائد کے طور پر ابھرا اور دن بدن آگے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل و فراست، روحانی، علمی اور قائدانہ صلاحیتوں میں غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اپنی جانثار جماعت کو ایسا متحرک اور فعال بنا دیا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف سارے ہندوستان میں ایک منظم اور مستعد جماعت کے طور پر پہچانی جانے لگی بلکہ دیگر ممالک میں بھی اس جماعت کے حوالے سے اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلیفۃ المسیح الثانی کے طور پر اکاون سال سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کی قیادت فرمائی۔یہ تاریخِ احمدیت کا ایک سنہری دور ہے۔اس دور میں اسلام کی ترقی اور غلبہ، احمدیت کے استحکام ،قرآن مجید کی اشاعت اور ملک و قوم کی خدمت وغیرہ کے اعتبار سے اتنے کام ہوئے کہ ان کا تذکرہ کرنے کے باوجود ہمیشہ ہی یہ احساس رہتا ہے کہ

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کسی بھی کام کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے پلاننگ اور تنظیم کی ضرورت ہوتی ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے سب سے پہلے اس بنیادی کام کی طرف توجہ فرمائی۔منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے ایک ماہ بعد آپ نے ملک بھر کے احمدی نمائندگان کی ایک خصوصی مجلسِ شوریٰ طلب فرمائی۔غور و فکر ،مشورہ اور دعاؤں کے بعد فوری طور پر آپؓ نے تربیتی ،اصلاحی، تنظیمی اور تبلیغی کاموں کا بیک وقت آغاز کر دیا۔برطانیہ میں تبلیغِ اسلام کے لئے خلافتِ اولیٰ کے آخر میں مبلغ بھجوائے جا چکے تھے تاہم برطانیہ میں مرکزی دارالتبلیغ کا باقاعدہ قیام خلافت ثانیہ کے آغاز میں اپریل 1914ء میں ہوا۔اس سے اگلے سال ماریشس اور سیلون میں بھی تبلیغی مراکز جاری ہوئے۔1920ء میں امریکہ اور 1921ء میں سیرالیون، غانا، نائیجیریا اور بخارا میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم ہوئے اور یہ سلسلہ مسلسل آگے سے آگے بڑھتا رہا۔

خلافت ثانیہ میں مجموعی طور پر 46 ملکوں میں جماعت کو تبلیغی مراکز قائم کرنے کی توفیق ملی۔بیرونی ممالک میں 311 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ان مساجد کے میناروں سے صبح و شام توحید کی منادی ہونے لگی۔تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ ہمیشہ ہی حضرت مصلح موعودؓ کی ترجیحات میں سرِ فہرست رہا۔آپ نے جماعت کو تحریک کی کہ نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں اس طور پر وقف کریں کہ ان کا کوئی مطالبہ نہیں ہوگا اور وہ ہر کام کے

لئے ہمیشہ تیار رہیں گے،آپ نے جماعت کے سامنے یہ انقلابی تحریک پیش فرمائی اور ساتھ ہی اپنا شاندار قابل تقلید نمونہ بھی۔آپ نے فرمایا۔

''میرے تیرہ لڑکے ہیں اور تیرہ کے تیرہ دین کے لئے وقف ہیں''

جماعت کے جانثاروں نے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور سینکڑوں نوجوانوں نے اپنی زندگیوں کے نذرانے پیش کر دئے۔تعلیم و تربیت سے فارغ ہوکر ہندوستان اور اکناف عالم میں مفوضہ خدمات سر انجام دینے لگے۔آپؓ کے دور میں 164 واقف زندگی مجاہدین نے دیارِغیر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ان میں ایسے خوش نصیب بھی تھے جنھوں نے اس راہ میں قید وبند کی صعوبتیں مردانہ وار برداشت کیں اور تبلیغ کے جہاد سے غازی بن کر فائز المرام واپس لوٹے۔کچھ ایسے خوش قسمت بھی تھے جنہوں نے اسی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کر دیا اور دور دراز ملکوں کی سرزمین اوڑھ کر ہمیشہ کے لئے سو گئے۔خوشا نصیب کہ وہ شہادت کا جام پی کر ابدی اور لازوال زندگی سے ہمکنار ہوگئے۔مجاہدین اسلام کو یہ توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عطا ہوئی لیکن قربانی کا یہ جذبہ پیدا کرنے میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک تاریخ ساز کردار ادا کیا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت سے قبل عیسائی منّاد سارے ہندوستان کو عیسائی بنانے کا عزم لے کر نکلے اور یہ اعلان کر رہے تھے کہ اس پہلی منزل کو سر کرنے کے بعد ہم اسلام کے مرکز خانہ کعبہ پر بھی تثلیث کا پرچم لہرا دیں گے۔مسلمان اس صورتحال سے دم بخود بیٹھے تھے۔اسلام کا دفاع کرنے کی نہ ان میں ہمت تھی اور نہ جذبہ۔اس کسمپرسی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے کاسرِ صلیب حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے تائید ونصرت الٰہی اور خداداد دلائل و براہین سے نہ صرف اسلام کا دفاع کیا بلکہ عیسائیت کو حجت و برہان کے میدان میں شکستِ فاش دے کر پسپائی پر مجبور کر دیا۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے غلبۂ اسلام کے لئے جن مستحکم بنیادوں پر کام کا آغاز فرمایا حضرت مصلح موعودؓ نے اس مشن کو بڑی تیزی اور مستعدی سے آگے بڑھایا۔ساری دنیا میں تبلیغی مراکز کا جال بچھا کر آپ نے اسلام کے حق میں ایک خوش آئند انقلاب برپا کر دیا۔اسلام پر حملہ کرنے والے غیر مسلم منّادوں نے راہِ فرار اختیار کی۔پے در پے ناکامیوں کے بعد بعض افریقن ممالک میں عیسائی مشنز اپنی تبلیغی مساعی بند کرنے پر مجبور ہوگئے۔جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں سے تثلیث کدوں کی رونقیں ماند پڑنے لگیں۔یہ ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف غیروں کو بھی ہے۔اس عالمگیر روحانی انقلاب کے معماروں میں حضرت مصلح موعودؓ کا نام نامی کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کا میدان بھی حضرت مصلح موعودؓ کی نظر سے کبھی اوجھل نہیں ہوا۔آپؓ نے افریقن ممالک کی طرف اس ضمن میں خصوصی توجہ فرمائی کیونکہ وہاں پر تعلیمی اور طبی سہولتوں کا فقدان پایا جاتا تھا۔آپ کے دورِ خلافت میں 24 ممالک میں 74 تعلیمی مراکز،سکول اور کالجز کا قیام ہوا۔28 دینی مدارس جاری ہوئے اور 17 ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا۔

سیاسی محاذ پر ہندوستان کے مسلمانوں کی پرزور اور بے لوث نمائندگی کا حق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ نے ادا کیا جو حضرت مصلح موعودؓ کی راہنمائی میں کام کر رہے تھے۔اس کے علاوہ دنیا کے متعدد ممالک کو آمرانہ تسلط سے نجات دلانے اور آزادی سے ہمکنار کرنے میں بھی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے ایسی سنہری خدمات سرانجام دیں جو تاریخ عالم کے صفحات سے کبھی مٹائی نہیں جاسکتیں۔ناشکرے پن سے ان کا انکار تو کیا جاسکتا ہے اور بدنیتی سے ان کا تذکرہ چھپایا تو جاسکتا ہے لیکن یہ ایسی بے لوث خدمات ہیں جو انصاف پسند مسلمانوں کے دل سے کبھی محو نہیں ہوسکتیں۔مسلمانانِ عالم کی یہ خادم جماعت حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت قیادت میں ہر میدان میں سعیٔ مشکور کی توفیق پاتی رہی۔پیشگوئی کا یہ فقرہ کہ

''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''

بار بار بڑی شان سے پورا ہوتا رہا۔

برّ صغیر کی تقسیم کے وقت لاکھوں بے سہارا،بھوکے،پیاسے اور در بدر ٹھوکریں کھانے والے مہاجرین کی جس طرح منظّم طور پر بے لوث خدمت

جماعت احمدیہ کے رضا کاروں نے کی وہ تاریخ احمدیت کا ایک زریں باب ہے۔اس عظیم خدمت کے پیچھے حضرت مصلح موعودؓ کا شفیق وجود متحرک نظر آتا ہے۔

جماعت کے نظام کو مستحکم اور منظم کرنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق پائی ان کی فہرست بہت طویل ہے۔آپؓ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ منصبِ خلافت پر فائز رہے۔تنظیم کا کام اس سارے عرصہ میں جاری رہا۔جماعت کے انتظامی ڈھانچہ کو مستحکم کرنے کے لئے آپ نے 1919ء میں صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کے نظام کو وسعت دی۔جماعت کے مردوں اور عورتوں کو مختلف ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے اپنے اپنے دائرہ کار میں متحرک اور فعال بنانا بھی آپؓ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔1922ء میں لجنہ اماءِ اللہ اور 1928 میں ناصرات الاحمدیہ کا نظام قائم فرمایا۔خدام الاحمدیہ کا قیام 1938 میں ہوا جبکہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم 1940 میں بنائی گئی۔اسی سال مجلس انصار اللہ کا قیام بھی عمل میں آیا۔نظامِ خلافت کے بعد مجلس شوریٰ کا نظام سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔اس کا آغاز 1922 سے فرمایا۔آپ نے باقاعدہ وقف زندگی کی تحریک 1917 میں کی اور ان واقفین کی تعلیم و تربیت کے لئے 1928ء میں جامعہ احمدیہ قائم فرمایا۔دارالقضاء کا قیام 1925ء میں عمل میں آیا۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت سے نازک مراحل آئے لیکن عشاقِ اسلام کا یہ کارواں اپنے صاحب شکوہ، مسیحی نفس امام کی قیادت میں ہمیشہ امن وسلامتی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھتا رہا۔پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق خدا کا سایہ اس کے سر پر تھا اور نصرتِ خداوندی کے سایہ میں اس نے دشمن کی ہر تدبیر کو ناکام و نامراد بنا دیا۔1923ء میں ہندوؤں نے دوسرے لوگوں اور بالخصوص مسلمانوں کو ہندو بنانے کا عزم لے کر شدھی کی زبردست تحریک شروع کی۔بہت سے مسلمان اس ریلے میں بہہ کر ہندو ہو گئے۔یہ صورتحال دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کا دل سخت بے چین ہو گیا اور آپؓ نے شدھی کی اس تحریک کے مقابل پر جوابی تحریک شروع فرمائی۔احمدیت کے وفا شعار مجاہدین نے آپؓ کی زیر ہدایت ایسی جانثاری سے اس جہاد میں حصہ لیا کہ نہ صرف بہت سے مسلمان ہندو ہونے سے بچ گئے بلکہ جو لوگ ہندو ہو گئے تھے وہ دوبارہ اسلام کی آغوش میں آ گئے۔

1934ء میں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر تحریک جاری کی۔ان کا دعویٰ تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، جماعت احمدیہ کو دنیا سے کلیۃً نابود کر دیں گے اور اس جماعت کا نام و نشان مٹا کر دم لیں گے۔حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خداداد فراست سے نہ صرف احرار کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا بلکہ اس ناپاک منصوبہ کے جواب میں تحریک جدید کے نام سے ایک ہمہ گیر انقلابی تحریک کا آغاز فرمایا جس کے ذریعہ ساری دنیا میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا جانے لگا۔اس تحریک جدید کے شیریں ثمرات نے آج کل عالم کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے اور دنیا کے اکثر ممالک اسی بابرکت تحریک سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

1947ء میں جب برّصغیر کی تقسیم عمل میں آئی تو جماعت احمدیہ کو اپنے مقدس مرکز قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔یہ وقت جماعت کے لئے بہت ہی کٹھن تھا۔حضرت مصلح موعودؓ نے کمال فراست اور حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے نہ صرف افراد جماعت کی جانی و مالی حفاظت کا انتظام کیا بلکہ پاکستان میں جماعت کے لئے نیا مرکز بھی قائم کر دیا۔ایک سال کے اندر اندر دارالہجرت ربوہ کا قیام فی الحقیقت ایک معجزہ سے کم نہیں۔بے آب و گیاہ، ویران و بنجر سرزمین کی جگہ اب ایک سرسبز و شاداب، ترقی یافتہ، پر رونق اور خوبصورت شہر آباد ہے۔ربوہ کا وجود قائم و دائم رہے گا۔کوئی جبری قانون اس کے نام کو مٹا نہیں سکتا۔اس بستی کا چپہ چپہ اس بات کا گواہ رہے گا کہ اس کا بانی صاحبِ عزم بھی تھا اور صاحبِ عظمت بھی!

مخالفت کی آندھیاں ہمیشہ سے خدائی جماعتوں کی تاریخ کا حصہ رہی ہیں۔1953ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف مجلسِ احرار نے ایک ملک گیر تحریک چلائی۔ان کے عزائم انتہائی ظالمانہ اور خطرناک تھے۔ایسے مراحل بھی آئے کہ بڑے بڑے صاحبِ حوصلہ لوگوں کے پتے پانی

ہو رہے تھے لیکن وہ مبارک وجود جس کو خدا نے اپنے کلام میں ''سخت ذہین و فہیم'' فرمایا، جس کے نزول کو بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب قرار دیا، وہ اولوالعزم راہنما، جماعت کے سر پر موجود تھا اور اس کے سر پر خدا کا سایہ تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس نازک دور میں جماعت کی حفاظت اور راہنمائی کا فریضہ انتہائی خوش اسلوبی سے ادا فرمایا اور اللہ سے خبر پا کر یہ اعلان بھی فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کو دوڑا چلا آرہا ہے۔ ان ہنگاموں کے نتیجہ میں چند خوش قسمت احمدیوں نے شہادت کا اعزاز پایا لیکن مخالفت کا یہ سیلاب جماعت کی ترقی کو ہرگز روک نہ سکا۔ بلکہ جماعت کی مستقل ترقی کا ایک اور وسیلہ تحریک وقف جدید کی صورت میں نمودار ہوا جس کا آغاز حضرت مصلح موعودؓ نے 1957ء کے آخر پر فرمایا۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

پیشگوئی مصلح موعود میں فرزندِ موعود کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ

''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''

اس کا ایمان افروز ظہور اس طور پر ہوا کہ خدائے علّام الغیوب نے حضرت مصلح موعودؓ کو دنیاوی ڈگریوں کے بغیر اور نہایت کمزور صحت کے باوجود دینی اور دنیاوی علوم سے مالا مال کر دیا۔ آپ کو مطالعہ کا بہت زیادہ شوق تھا۔ اس ذریعہ سے جو علم آپ حاصل کر سکتے تھے وہ آپؓ نے کیا۔ اس پر مزید یہ کہ اس سخت ذہین و فہیم انسان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا سایہ تھا۔ خدا نے اس میں اپنی روح ڈال کر اس کو اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح فرمایا۔ ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کے اجتماع نے نورٌ علیٰ نور کی کیفیت پیدا فرما دی اور دنیا نے دیکھا، سنا اور بارہا مشاہدہ کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے دینی معاملات میں ایسا بلند علمی مرتبہ حاصل کیا جو اپنے زمانہ میں بے نظیر تھا۔ آپؓ نے اپنی زندگی میں کم و بیش 225 کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ ان کتب میں سے چند ایک کے نام بطور نمونہ حسب ذیل ہیں:

دیباچہ تفسیر القرآن۔ فضائل القرآن۔ سیرت خیر الرسل۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ دعوت الامیر۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ ملائکۃ اللہ۔ ہستی باری تعالیٰ۔ منہاج الطالبین۔ سیر روحانی۔

آپ کی جملہ کتب ''انوار العلوم'' کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔

ان بلند پایہ علمی تصانیف سے بہت بڑھ کر آپؓ کے خداداد علم کا شاہکار آپؓ کی تصنیف فرمودہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر ہیں۔ قریباً دس ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی یہ تفسیر کبیر لاجواب معارف سے پُر ہے۔ آپؓ کی علمی تصانیف اور بالخصوص تفسیر کبیر پڑھ کر بڑے بڑے علماء اور ماہرین علوم نے آپؓ کے تبحّر علمی کا اعتراف کیا۔ آپؓ کے فیض رساں علمی وجود کے ذریعہ دنیا کو جو برکت نصیب ہوئی اس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ آپؓ کے دورِ خلافت میں دنیا کی سولہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت ہوئی اور آپؓ کی زیرِ نگرانی قریباً چالیس اخبارات اور رسائل دنیا کے مختلف ممالک سے جاری ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی متحرک اور خدمات دینیہ سے بھرپور زندگی کے اگر دو جامع عناوین دئے جا سکتے ہیں تو وہ اشاعتِ اسلام اور خدمتِ قرآن ہیں۔ یہ دونوں باتیں تو گویا آپؓ کی روح کی غذا تھیں۔ آپؓ نے تحریر و تقریر کے میدان میں ان مقاصدِ عالیہ کی خاطر انتھک خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے قلم اور زبان میں ایسی دلکشی اور شیرینی رکھ دی تھی کہ پڑھنے والے آپؓ کی تحریرات پڑھتے ہوئے علمی معارف میں گم ہو کر رہ جاتے اور آپؓ کی تقریریں سننے والے گھنٹوں آپؓ کے خطابات سنتے رہتے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوتا۔ لاریب آپؓ اپنے وقت کے عظیم مصنف اور لاثانی خطیب تھے۔ مقدس باپ سلطان القلم تھا تو عظیم بیٹا سلطان البیان تھا۔ حق یہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ساری زندگی، اور ساری خداداد صلاحیتیں اس راہ میں وقف کر دیں۔

جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

1924ء کا سال حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کا ایک اہم سال ثابت ہوا۔ آپؓ نے لندن میں منعقد ہونے والی مذاہبِ عالَم کے نمائندگان کی عالمی کانفرنس میں شمولیت فرمائی۔ یہ کانفرنس ویمبلے امپیریل انسٹی ٹیوٹ

لندن میں منعقد ہوئی۔ آپؓ نے اس کانفرنس کے لئے ایک خطاب لکھا جس کا انگریزی ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے اجلاس میں سنایا۔ آپؓ کا یہ معرکتہ الآراء خطاب بعدازاں ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ اسی سفر کے دوران حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے پرسوز دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ یہ سنگ بنیاد گویا یورپ بلکہ ایک لحاظ سے ساری دنیا میں اشاعتِ اسلام کی عالمگیر مہم میں ایک سنگِ میل ثابت ہوا۔

لندن میں تعمیر ہونے والی اس سب سے پہلی مسجد کے بعد تو اکناف عالم میں مساجد اور تبلیغی مراکز کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر آن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اشاعتِ اسلام کی ان ہمہ گیر کوششوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کا تشخص دنیا کے کونے کونے میں متحقق ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کا مبارک نام بھی زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا ہے۔

خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اور بہت ہی نمایاں کارنامہ 1928ء میں سیرت النبی ﷺ کے مبارک جلسوں کا آغاز ہے۔ سید المعصومین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو داغدار بنانے کے مذموم ارادہ سے جب دشمنانِ اسلام نے رنگیلا رسول جیسی ناپاک کتابیں شائع کیں تو قلبِ محمودؓ پر ایک قیامت گذر گئی۔ آپؓ نے اس ناپاک اور ظالمانہ کوشش کے مثبت اور مؤثر جواب کے طور پر سارے ملک میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کا اہتمام کروایا۔ ایسی شان سے یہ جلسے منعقد ہوئے کہ قریہ قریہ اور بستی بستی حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود وسلام سے گونج اٹھے۔ بعد میں یہ سلسلہ اور بھی وسیع ہو گیا اور اب تو سیرت النبی ﷺ کے یہ بابرکت جلسے جماعت احمدیہ عالمگیر کی پہچان بن گئے ہیں۔

اس عظیم پیشگوئی کے سب پہلوؤں کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ حق یہ ہے کہ پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ، رب ذوالجلال کی قدرت، عظمت، جلال اور رحمت کا ایک تابندہ نشان ہے۔ ہر پہلو سے ایک تابناک معجزہ ہے۔ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ خدائے قادر کا کلام تھا جو بڑی شان سے پورا ہوا۔ دلیل ہے اس بات کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو سنا، وہ برحق تھا۔ آپؑ نے دنیا کو جو بتایا، وہ سچ تھا۔ اس پیشگوئی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ غلام احمد ہی وہ سچا مہدی اور مسیح ہے جس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت، طاقت اور جبروت کا یہ زندہ نشان اسے عطا فرمایا!

لاکھوں لاکھ درود وسلام ہوں حبیبِ کبریا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر کہ آپؐ کے مبارک نام احمدؐ کی برکت سے ایک غلامِ احمدؑ کو آپ ﷺ کی غلامی کی برکت سے امتی نبوت کا تاج پہنایا گیا۔ پھر اس غلامِ احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق ایک فرزند موعود سے نوازا جو ان ساری صفات کا مصداق ثابت ہوا جن کا ذکر مقدس پیشگوئی میں کیا گیا تھا۔ کلام اللہ کا مرتبہ اس شان سے پورا ہوا کہ پیشگوئی کا ایک ایک حرف اس پر صادق آیا اور ایک ایک بات کلام اللہ کی صداقت پر گواہ ٹھہری۔ حق یہ ہے کہ پیشگوئی کا اس طور پر ایمان افروز ظہور ہمیشہ ہمیش کے لئے صداقتِ اسلام کا ایک زندۂ جاوید نشان ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ تو انسان ہونے کے ناطے، اس دنیا سے فائز المرام رخصت ہوئے اور اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھائے گئے لیکن یہ آسمانی نشان ہمیشہ زندہ رہے گا اور حضرت مصلح موعودؓ کی حسین یاد بھی اس نشان کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گی کہ یہ عظیم الشان پیش خبری آپؓ کے وجود میں بڑی شان سے پوری ہوئی اور اس کے فیوض قیامت تک جاری وساری رہیں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

اس عظیم الشان پیشگوئی کے ایمان افروز ظہور کو دیکھ کر اور اس پیشگوئی کی جاری و ساری عالمگیر تاثیرات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد آج الحمد للہ ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ

اب وقت آگیا ہے کہ کہتے ہیں حق شناس
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

مشعلِ راہ دستیاب ہے

مشعلِ راہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کی اُن ذریں نصائح اور خطابات پر مشتمل پانچ جلدوں کا سیٹ ہے جن میں خصوصی طور پر نوجوانان اور خدام و اطفال کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ان پانچوں جلدوں کو شائع کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ خدام و اطفال کی تربیت کے لئے یہ ایک نہایت ہی بیش قیمت ذخیرہ ہے۔ اسی طرح علم دوست حضرات، مبلغین و معلمین کے لئے بھی یہ کتب مفید اور بیش قیمت حوالے مہیّا کرنے کے لئے ایک بہت بڑا علمی خزانہ ہیں۔ پانچ جلدوں پر مشتمل اس مکمل سیٹ کی قیمت صرف -/800 روپے ہے۔ احبابِ جماعت کو مشعلِ راہ کا یہ سیٹ خریدنے کی طرف توجہ کرنے کی درخواست ہے۔ صوبائی قائدین اور مقامی قائدین خصوصیت کے ساتھ توجہ کریں اور اپنے صوبہ و مجالس میں مشعلِ راہ کے زیادہ سے زیادہ سیٹ بکوائیں۔ بیرونِ ہند سے بھی احباب، خصوصاً خدام مشعلِ راہ کی ترسیل کے لئے آڈر بک کروا سکتے ہیں۔ آڈر بک کروانے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے نام درخواست کی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

(عطاء المجیب لون مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

فون نمبر: 09815016879

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

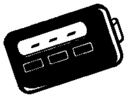

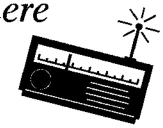

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

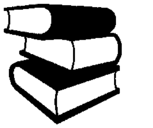

JUMBO BOOKS

(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)

FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

حضرت مسیح کشمیر میں

مولانا غلام نبی نیاز مبلغ انچارج سرینگر کشمیر

(محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے مضمون ھذا کے پہلے حصے کے طور پر ''حضرت مسیحؑ کی زندگی کے کچھ حالات'' کے عنوان سے ایک مضمون قبل ازیں رقم فرمایا ہے جو رسالہ ھذا کے جون، جولائی 2007ء کے شمارہ میں شائع شدہ ہے)

صوبہ کشمیر کو ریاست جموں کشمیر کا دل اگر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا فلک بوس پہاڑوں سے گھرا ہوا یہ صوبہ کہساروں آبشاروں خوبصورت باغات، جھیلوں، حسین چشموں اور بے شمار پھلوں اور پھولوں سے بھرپور جنت نشان ہے۔ ملا عرفی نے اس کی یوں تعریف کی ہے ؎

ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر درآید
گر مرغ کباب ست کہ بابال وپر آید

جو بھی سوختہ جان کشمیر آتا ہے وہ اگر بھنا ہوا پرندہ بھی ہے تو بال و پر کیساتھ آتا ہے۔

کسی سلطان کا شعر ہے ؎

کشمیر مگو رشک پری خانہ چین است
القصہ بہشیت کہ برروے زمین است

یعنی کشمیر نہ کہو یہ تو چین کے پری خانے کیلئے باعث رشک ہے مختصر یہ کہ یہ ایک ایسی بہشت ہے جو روئے زمین پر ہے۔

وادیٔ کشمیر جیسا کہ کہا گیا فلک بوس پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے البیرونی لکھتا ہے سر بفلک دیواروں نے جو وادی کے چاروں طرف چھائی ہوئی ہیں کشمیر کو ایک محفوظ جائے پناہ بنا رکھا ہے اس سے بار بار کے حملوں سے تنگ آ کر دوسرے ملکوں کے لوگ یہاں اقامت گزین ہوجاتے ہیں (تاریخ اقوام کشمیر محمد الدین فوق)

زمانہ قدیم میں کشمیر کے تعلقات چین سے قائم تھے اور بعد میں وسط ایشیا سے بھی ہوگئے اس لئے ان اطراف کے لوگ بھی کشمیر میں بکثرت آتے تھے۔

غرض کشمیر ابتداء سے ہی ستم رسیدہ لوگوں کیلئے جائے پناہ تھی لہذا اطراف واکناف سے لوگ یہاں آکر پناہ لیتے رہے ہیں۔ پس کشمیر کے اصل باشندے کون تھے اس بارہ میں مؤرخین نے اپنی اپنی رائیں دی ہیں۔ لیکن اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ مختلف اقوام اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں آتے رہے ہیں۔ ایسے لوگوں میں بنی اسرائیل کے لوگ بھی تھے۔

کشمیر میں بنی اسرائیل: یروشلم کی تباہی اور بربادی کے بعد بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قریبا دس قبائل کو فلسطین سے جلاوطن کر دیا تھا اور یہ لوگ ایسے علاقوں میں آباد ہوئے جن کی آب وہوا ان کے مزاج کے مطابق تھی۔ چنانچہ وہ افغانستان، ہزارہ اور کشمیر میں بھی آکر آباد ہوئے اور آج جب کہ ہزاروں سال گزر گئے یہاں کے لوگوں کے بودوباش، رسم ورواج، معاشرت، عادات، لباس اور رہن سہن اُسی نوع کا ہے اور اُسی طور کا ہے جہاں سے اُن کو نکالا گیا تھا۔ بے شک بعض تبدیلیاں بھی آئیں ہیں لیکن پھر بھی ایک محقق کیلئے ان علاقوں کو پرکھنے میں بہت سارا مواد موجود ہے ادھر بائیبل میں بھی ہندوستان میں بنو اسرائیل کی آمد کی واضح گواہی موجود ہے۔ دیکھیں عہد نامہ قدیم ''آستر'' جہاں اخسویرس میں بادشاہ کی ہندوستان کے ایک سوستائیس صوبوں پر حکمرانی کا ذکر ہے۔ لکھا ہے :

''اخسویرس کے دنوں میں ایسا ہوا۔'' (یہ وہی اخسویرس ہے جو ہندوستان سے کوش تک ایک سوستائیس صوبوں پر سلطنت کرتا تھا) (باب ا آیت ا)

آگے باب ۸ میں یہودیوں کا واضح ذکر ہے۔ پس اس بات میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش موجود نہیں کہ ہندوستان میں بنی اسرائیل آباد تھے اور وہ انہی علاقوں میں زیادہ تر پھیلے، جہاں کا موسم ان کے موافق تھا۔

کشمیر میں بنی اسرائیل کی موجودگی کا اظہار مؤرخین نے بھی کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ڈاکٹر صوفی رقمطراز ہیں: ڈاکٹر صوفی ایک معروف و مشہور تاریخ دان لکھتے ہیں :

''کشمیریوں میں سے بہتوں کے خط و خال کی یہودی وضع کا جدید سیاحوں نے مشاہدہ کیا ہے۔ حالیہ زمانہ میں کشمیر پر دو بلند پایہ محققین یعنی سر والٹر لارنس اور سر فرانسیس ینگ ہسبنڈ نے، جن کی کشمیریوں سے گہری واقفیت میں کوئی کلام نہیں، عورتوں بچوں اور مردوں کے چہروں کی صریحی یہودی وضع کو تسلیم کیا ہے۔ سر والٹر لارنس کہتے ہیں کہ مڑی ہوئی ناک کشمیریوں کی امتیازی خصوصیت ہے اور عبرانی ناک کا نقشہ عام ہے لہذا کہا جا سکتا ہے کہ کشمیر کی موجودہ آبادی ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں قدیم باشندوں کے ساتھ تھوڑی سی یہودی اور بہت سی آریائی اور دیگر بیرونی نسلیں آباد ہیں۔''

(کشمیر مصنفہ ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

ڈاکٹر برینئر کی شہادت: آپ لکھتے ہیں ''پیر پنچال کی پہاڑیوں سے گذر کر جب میں اس ملک میں داخل ہوا تو سرحدی دیہات کے باشندوں کو دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی جو یہودی جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ اُن کی صورتیں اور عادات اور وہ ناقابل بیان خصوصیات جن سے ایک سیاح مختلف اقوام کے باشندوں کو شناخت اور تمیز کر سکتا ہے سب یہودیوں کی پرانی قوم جیسی معلوم ہوتی ہیں۔ آپ میرے بیان کو محض خیالی افسانہ نہ سمجھیں۔ ان دیہاتوں کے یہودی نما ہونے کی نسبت ہمارے فادر جورائیٹ اور دوسرے یوروپینوں نے بھی میرے کشمیر آنے سے بہت پہلے ایسا ہی لکھا ہے۔''

مشہور فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیئر۔ برنیئر ٹریولز ان......ایمپائر ۳۲-۴۳

ایک پٹھان مؤرخ کی رائے: مؤرخ مولانا حکیم انجم الغنی خان (مرحوم) ایک معروف پٹھان مؤرخ گذرے ہیں وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''اخبار الصنادید'' میں لکھتے ہیں:

''افغانوں میں یہ متفق علیہ تاریخی امر ہے کہ ان کا مورث اعلیٰ ''قیس'' بنی اسرائیل میں سے تھا۔ یہ بات یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں فرقوں نے بالاتفاق تسلیم کی ہے کہ حضرت عیسیٰ سے قریباً سات سو برس پہلے اشوریوں اور بخت نصر بابلی نے بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے نینوا اور بابل میں پہنچا دیا تھا اور اس حادثے کے بعد بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے صرف دو قبیلے ''یہودا'' اور ''بن یامین'' اپنے ملک میں واپس آئے اور دس قبائل اُن کے کلہم مشرق میں رہے۔''

یہ مؤرخ اس بات کی نشاندہی بھی کرتا ہے کہ انہی اسرائیلیوں میں سے کشمیری بھی ہیں جو اپنی شکل اور پیرائے میں افغانوں سے بہت کچھ ملتے ہیں۔''

(اخبار الصنادید جلد اوّل صفحہ ۳۶)

ایک اور پٹھان مؤرخ لکھتا ہے: ''ایک اسرائیلی پیغمبر باجوڑ (افغانستان) کے جنوب میں ''رنگ برنگ'' کے مقام پر دفن ہیں جو غازی پیغمبر کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی طرح دو اسرائیلی پیغمبروں کی قبریں علاقہ بونیر میں ہیں ایک ''باج کیٹہ'' میں اور دوسری ''لنگا نڑی'' کے مقام پر ہیں۔ ''لوقا'' رسول جو حضرت عیسیٰ کا حواری تھا خراسان (یعنی موجودہ افغانستان اور اس کے مضافات) میں ایک مدت تک تبلیغ کرتا رہا بعد میں مدراس چلا گیا اور وہاں شہید ہو کر میلہ پور (مدراس) میں دفن ہوا جس کی آخری آرام گاہ وہاں موجود ہے اور اس پر بڑا گرجا بنا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض حواری کشمیر میں بھی جلاوطن اسرائیلیوں کے پاس پہنچے تھے کشمیر شہر سری نگر علاقہ خانیار میں حضرت یوز آصف نبی کا مزار ہے۔''

(کیا پٹھان بنی اسرائیل ہیں تحریر خان روشن خان مطبوعہ پندرہ روزہ تقاضے لاہور صفحہ ۲۵)

شام کے اسرائیل: ''قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے دو ہزار سال پہلے یہودی شہر شام سے یہاں آئے جن کی زبان عبرانی تھی جس کا اثر کشمیری زبان پر پڑا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کشمیر کو اپنے وطن ملک شام سے مشابہ دیکھ کر اس کا نام ''کاشیر'' رکھا جس کے معنی ''شام کے مانند'' ہیں۔ کا ''مانند'' شیر ''شام''

(کشمیری زبان اور شاعری صفحہ 10 حصہ اوّل، مصنفہ عبدالاحد آزاد مطبوعہ جموں و کشمیر اکیڈمی)

کشمیریوں کے بنی اسرائیل ہونے کی مختلف شہادتیں:

(۱) کشمیر کے ہانجی حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے ہونے کے مدعی ہیں۔(امپیریل گزیٹر جلد کشمیر مطبوعہ ۱۹۰۹)(تاریخ اقوام کشمیر مصنفہ محمد دین فوق صفحہ ۴۵)

(۲) کشمیر کو اوّل حضرت سلیمانؑ نے آباد کیا جو اسلام کے پیغمبر تھے انہی کے مطیع و متبعین آباد ہوئے......حضرت سلیمانؑ ۱۰۰۰ قبل مسیح تھے۔

(تاریخ حسن پولیٹیکل حصہ صفحہ ۴۲-۴۱، نگارستان کشمیر صفحہ ۹۸)

(۳) ''کشمیر بنی اسرائیل اند''

(تاریخ حشمت کشمیر مصنفہ عبدالقادر سودہ صفحہ ۴۲، رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں :-

''کشمیری مسلمانوں کی خصائل کا بہت اچھی طرح مطالعہ کیا اور پورا یقین ہو گیا کہ اس میں ضرور بنی اسرائیل آئے تھے اور یہ لوگ اسی نسل سے ہیں۔''

(رسالہ درویش دہلی جلد ے نمبر ۶، ۱۵ ستمبر ۱۹۲۶)

(سر فرانسس ینگ ہسبنڈ سابق ریذیڈنٹ کشمیر در کشمیر صفحہ ۱۱۲)

''سیاح کو اکثر نہایت خوبصورت عورتیں نظر آئیں گی جن کے عمدہ بنے ہوئے صاف نقوش لمبی سیاہ آنکھیں، تیکھی پلکیں اور عام یہودی کی شکل و شباہت ہوتی ہے یہاں آپ کو قدیم نفیس یہودی چہرے ملیں گے جیسے ہم پرانے اسرائیل بہادروں کا تصور کرتے ہیں۔بعض فی الحقیقت کہتے ہیں کہ یہ اسرائیلیوں کے کھوئے ہوئے قبیلے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہے یقیناً آپ کو کشمیر میں ہر جگہ اور خصوصًا پہاڑی دیہاتوں میں بابلی چہرے ملیں گے۔ یہاں اسرائیلی گڈریا اپنی بھیڑوں اور ریوڑوں کو ہر جگہ ہر روز چراتا ہوا نظر آئے گا۔'' (بحوالہ مسیح کشمیر میں مصنفہ عزیز کشمیری)

محققین اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ کشمیریوں کے عادات و اطوار، خصائل و شمائل و صورت سب بنی اسرائیلیوں سے ملتے جلتے ہیں۔

چنانچہ یہ چند ایک باتوں کی نشاندہی خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔مثلاً :

(۱) کشمیری لوگ یہودیوں کی طرح گھی اور چربی کم کھاتے ہیں بلکہ تیل کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

(۲) کشمیری عورتیں صف باندھ کر رف (یعنی گھانا) کیا کرتی ہیں۔ نانبائن دکان پر بیٹھ کر روٹی بیچتی ہیں۔عورتیں زچگی کے دوران چالیس دن تک احتیاط کرتی ہیں۔

کشمیریوں میں کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کے چہرے بُشرے یہودیوں سے ملتے جلتے ہیں۔

(۴) کشمیری قصائیوں کی چُھریاں نوکدار، ہانجیوں کے چپو پان کے پتے کی شکل کے ہوتے ہیں یہ سب اسرائیلی طرز کے ہیں۔

(۵) کشمیری ہانجیوں کے ڈونگے اسرائیلیوں جیسے ہیں۔

(۶) کشمیر میں تابوت ایک طرف سے تنگ اور دوسری طرف سے چوڑا اور پہلو دار ڈھکنے والا ہوتا ہے یہ سب اسرائیلی طرز ہے۔

(۷) کشمیریوں کا پوشاک خصوصًا کشمیری پنڈتانیوں کا پرانا لباس بالکل یہودی طرز کا ہے، پرانے یہودیوں کی طرح۔

کشمیری اور عبرانی زبان :

☆...... ''کشمیری زبان اور شاعری'' کے مصنف عبدالاحد صاحب آزاد لکھتے ہیں :-

''قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے دو ہزار سال پہلے یہودی شہر شام سے یہاں آئے جن کی زبان عبرانی تھی جس کا اثر کشمیری زبان پر پڑا''

☆...... صاحب نگارستان کشمیر اپنی تاریخ صفحہ ۹۷ پر قمطراز ہیں۔

''کشمیر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے آباد کیا ان کی زبان عبرانی تھی اس لئے یہ قوی قیاس ہے کہ کشمیر کی ابتدائی زبان عبرانی تھی۔''

پس محققین، مؤرخین اور مفکرین کی مندرجہ بالا آراء اس بات کی شہادت کیلئے کافی وشافی دلائل مہیا کرتی ہیں کہ کشمیر میں بنی اسرائیل آئے اور اُن کی زبان جو عبرانی تھی اس کا اثر کشمیری زبان پر بھی پڑا۔

آیئے کشمیری اور عبرانی زبان کے الفاظ کا موازنہ کر کے اس حقیقت کو اور وا کریں۔

عبرانی الفاظ	کشمیری الفاظ	ترجمہ
اب	یب	باپ
اَکھ	اکھ	اکیلا
اُون	اُون	اندھا
اہاہ	اہاہ	افسوس
اُوشہ	اُوش	آنسو بہانا
بوس	بُس	روندا جانا
بدر	بدر	الگ کرنا
بخت نصر	بخت نصر	کرخت ظالم
توک	تھُک	تھوک
تَقر	تقر	ترازو
جبر	جبر	جبر
زنہ	زنہ	حرامکاری
سکت	سکوت	خاموشی
درک	درک	جونک
عزل	عزل	محروم کرنا
صدق	صدق	راستباز
جعل	جعل	مکروفریب
ذکر	ذکر	یاد
زہ	زہ	دو
حُول	حُل	ٹیڑھا
مہر	مہر	عورت کا مہر
کذب	کذب	جھوٹ
مزہ	مزہ	چکھنا
نور	نور	روشنی
قبر	قبر	گور

قدم	قدم	قدم
اُفن	وُفن	اُڑنا
ابث	ابثاون	موٹا کرنا
آز	آز	آج
اُہب	محبوب ہون	ہُب

مختلف مقامات کے نام

کشمیر میں بہت سارے مقامات کے نام بائیبل میں مندرج ناموں سے ملتے جلتے ہیں۔اور یہ بھی اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ جب بنو اسرائیل یہاں آ کر آباد ہو گئے انہوں نے اپنے علاقوں اور جگہوں اور بزرگوں کے نام یہاں بھی دہرائے ہیں۔ملاحظہ ہو چند ایک نام۔

نام جگہ جو بائیبل میں ہے	کشمیر میں ایسے ہی نام
اشبیل	اچھہ بل، اننت ناگ (پیدائش ۴۶/۲۱)
آسون	امانو، اننت ناگ (سلاطین ۲۲/۲۹)
بابل	بابل اننت ناگ (پیدائش 11/9)
بوہن	باہن، کولگام (یشوع ۱۵/۶)
برزلی	برزلہ کولگام (۲ سموئیل ۳/۲۷)
لاوی	لاوی پورہ، ہندواڑہ (تواریخ ۲/۱)
پسگہ	پسگہ، ہندواڑہ (استثناء ۳/۲۷)
شوفان	شوپیان ضلع (گنتی ۳۲/۲۵)
سافر	سوپور قصبہ کشمیر (یشوع ۳۳/۲۳)
ڈور	ڈورو (سلاطین ۴/۱۱)

کشمیری قبائل اور بائیبل میں دیئے گئے ناموں میں مشابہت

بائیبل میں نام قبائل	کشمیر میں یہی نام	حوالہ بائیبل
عکن	اخوان، اکوان	(تواریخ ۲۴/۲۷)
بعل	بال	(تواریخ ۵/۵)

بالاہ	بالہ	(یشوع ۱۹/۳)
بوکرو	بکرو	(تواریخ ۸/۳۸)
بیت	بٹ	(غزل الغزلات ۴/۷)
دور	ڈار	(سلاطین ۱۱/۴)
دومہ	ڈوم	(تاریخ ۱/۳)
جونی	گنائی، گانی	(تواریخ ۱۳/۷)
حقوق	حکاک	(تواریخ ۷۵/۶)
کل کول	کلکل	(تواریخ ۲/۶)
قورح	قرہ	(گنتی ۹/۲۶)
قطورہ	کوترو	(پیدائش ۲۵/۴)
موسیٰ	موسیٰ	(خروج ۲/۱)
نخور	نہرو	(تواریخ ۲۶/ ۱)
فوطہ	پھٹ	(تواریخ ۱/۸)
سمیر	شمیری	(تواریخ ۲۴/۲۴)

جاری----

خریدارانِ مشکوٰۃ متوجہ ہوں

جملہ خریدارانِ مشکوٰۃ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ چندہ مشکوٰۃ بروقت ادا کریں۔ اوراس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ کہیں آپ کا چندہ بقایا تو نہیں؟ کیونکہ رسالہ ھذٰ کے جملہ اخراجات چندہ مشکوٰۃ سے ہی ادا ہوتے ہیں۔(منیجر مشکوٰۃ)

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090
Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615
Trust in God
Believe yourself
INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL
JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

Prop.: Zahoor Ahmad Cell : 94484 22334
HOTEL
HILL VIEW

Hill Road, Madikari - 571201 Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER
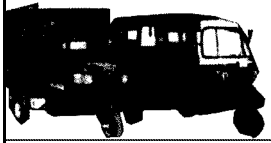
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

قومیں اس سے برکت پائیں گی

(مرسلہ عبدالجبار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

ہوشیار پور میں حضرت مسیح موعودؑ کی چلّہ کشی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خالق و مالک حیّ وقیوم خدا سے کوئی عقدہ کشائی چاہی۔ تو آپ کو الہام ہوا ''تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی''

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوائل جنوری 1886ء میں ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چلّہ کشی کی۔ یعنی خدا تعالیٰ سے فیض پانے کے لئے عزلت نشینی اختیار فرمائی جو تقریباً 20رفروری 1886ء تک رہی۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء وصدیقین کی عزلت نشینی بہت بڑے امور کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے استعانت کی خاطر عزلت نشینی فرمائی۔ جس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔

انی ذاھب الی رب سیھدین. رب ھب لی من الصالحین فبشرناہُ بغلام حلیم. (سورۃ السافات رکوع 3)

چنانچہ اس دعا اور عزلت نشینی کے نتیجہ میں حضرت اسمٰعیلؑ آپ کو دیئے گئے۔ پھر دوسری دفعہ آپ نے عزلت نشینی فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جس کا ذکر اس طرح آیا ہے۔ ''انی مھاجرٌ الی ربِّ انہٗ ھوا العزیز الحکیم'' اس دُعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ووھبنالہ اسحاق و یعقوب'' کہ ہم نے اپنے بندے کی دُعا کو بپایۂ قبولیت پہنچایا۔ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ پس حضرت ابراہیمؑ کی عزلت نشینی سے یہ عظیم الشان روحانی سلسلے ظاہر ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے اس ہوشیار پور والی عزلت نشینی سے قبل چھ دفعہ ابراہیمؑ کے لقب سے نوازا۔ (تذکرہ صفحہ 49-85-107-110)

اس کے بعد بھی چھ سات مرتبہ سے زیادہ آپ کو حضرت ابراہیمؑ سے مشابہت دی۔ گویا اس ابراہیمی لقب میں راز تھا کہ:

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاص عظیم الشان بیٹا عطا ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کی طرح بڑھے گا پھولے گا پھلے گا۔

(۲) اس اولاد سے حمایت اسلام کا عظیم الشان سلسلہ جاری ہوگا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے تمام جہاں کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 37)

پھر فرمایا:

''مَیں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

گویا اس ابراہیمؑ ثانی سے نہ صرف اسمٰعیلی سلسلہ اور نسل ہی برکت پائے گی اور نہ صرف اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا سلسلہ اور نسل ہی برکت پائے گی بلکہ دونوں سلسلوں کے علاوہ دوسری قومیں بھی برکت پائیں گی۔'' (

غیر معمولی برکت کے پھیلانے کا سامان: اس غیر معمولی برکت اور انعام کے پھیلانے کا سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی اور پیشگوئیوں اور خوشخبریوں سے نوازا گیا۔ جو پیشگوئیاں اپنے اندر بلحاظ تعداد کثرت رکھتی ہیں اور بلحاظ کیفیت عظمت شان رکھتی ہیں۔

فرزند ارجمند کی پیدائش کی پیشگوئی: ان پر شوکت پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ایک ایسے فرزند ارجمند کی پیدائش کے متعلق ہے جس کے اوصاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، عبارات اور تشریحات سے متحقق ہیں۔ وہ قریباً ایک سو کے قریب ہیں ان میں سے ایک وصف اور شان یہ ہے کہ

''قومیں اس سے برکت پائیں گی۔''

اس کی آپؑ خود تشریح بایں الفاظ فرمادی کہ ’’اس جگہ بفضلہ تعالیٰ احسان و برکت حضرت خاتم الانبیاءؐ خدا تعالیٰ سے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ (اشتہار 22 / مارچ 1886ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ 34)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تمام قوموں کے لئے برکت اور ہدایت کا موجب تھے۔ تمام روئے زمین کی قومیں مصلح موعود کی دعوت سے وابستہ تھیں۔

قوموں کے برکت پانے کا مطلب: پس حاصل کلام یہ ہے کہ ’’قومیں اس سے برکت پائیں گی‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ تمام قومیں خواہ کسی مذہب وملت کی ہوں۔ دنیا کے کسی حصہ یا کونہ کی ہوں شعبہ ہائے زندگی کے کسی ادنیٰ و پست حالت کی ہوں یا اعلیٰ وارفع حالت کی ہوں اور تمام قسم کی برکتیں خواہ روحانی ہوں یا جسمانی پھر روحانی بلحاظ علوم روحانیہ کے ہوں۔ اخلاق روحانیہ وطبعیہ کے ہوں۔ اعمال و ملکات روحانیہ کے ہوں یا جسمانی ہوں بلحاظ اقتصادیات کے تمدنی ہوں، بلحاظ تجارت کے وغیر ذلک۔ وہ سب اس سے برکت پائیں گی اور اکثریت سے پائیں گی۔

جب حضرت مصلح موعودؓ خلیفہ منتخب ہوئے اسی سال انگلستان میں مبلغ بھیجے۔ پھر 1915ء میں ماریشس اور سلیوں میں بھیجے۔ اس کے بعد جنگ عظیم چھڑ جانے کی وجہ سے تبلیغی جدو جہد میں کچھ التوا ہو گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کے اثرات زائل ہوگئے۔ پھر 1923ء میں شمالی امریکہ، 1924ء میں ایران، 1925ء میں مصر، 1926ء میں برما، 1928ء میں فلسطین، 1934ء میں یوگنڈا، 1936ء میں مشرقی ترکستان، 1937ء میں اٹلی۔

اس کے بعد آپؓ نے مبلغین کو پے در پے بھیجنا شروع کر دیا۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا کا وہ الہام کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔

جماعت احمدیہ ہر روز قوموں کو برکت دینے والے مصلح موعودؓ کے فیض سے بہرہ اندوز ہوتی رہی۔ اس کے مسیحائی نفس نے مردہ روحوں میں جان ڈال دی ہے۔ عملی واعتقادی لحاظ سے جماعت کو اس قدر محفوظ مقام پر کھڑا کر دیا گیا ہے کہ دنیا کی شدید سے شدید مزاحمت بھی اسے متزلزل نہیں کر سکتی۔ (الفضل 23 فروری 1946ء)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Samad Mob:9845828696
XPORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

ایک غیر معمولی نصیحت

(مرسلہ: مکرم صدیق اشرف علی موگرال ، کیرلہ)

محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن جو واقفِ زندگی بزرگ ہیں جن کا چار خلفاء کرام سے بہت قریبی تعلقات قائم رہے ہیں محترم امام صاحب جب وقف زندگی کر کے لندن کے لئے بحری جہاز سے ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء کو روانہ ہوئے اس موقعہ پر اپنی دلی کیفیت نیز اس موقعہ پر ان کے والد صاحب محترم نے جو غیر معمولی نصیحت ان کو کی محترم بشیر احمد صاحب رفیق کے ہی الفاظ مین قارئین اور خصوصاً واقفین زندگی کی خدمت میں پیش ہے :

”شام ۶:۳۰ بجے جہاز نے لنگر اٹھائے ۔ اور روانگی کا اعلان ہوا۔ جہاز آہستہ آہستہ کھلے سمندر کی طرف سرکنا شروع ہوا۔ یہ نظارہ بے حد جذباتی اور رقت آمیز تھا...... خود میری حالت بھی غیر ہو رہی تھی اور ذہن میں ایک تلاطم برپا تھا کہ زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف تو کر دی ہے لیکن کیا وقف کے تقاضوں کو پورا بھی کر سکوں گا ؟ کیا میں قربان گاہِ وقف پر اپنے جذبات، احساسات، عزت و مال و جان اور جو کچھ میرے پاس ہے قربان بھی کر سکوں گا یا نہیں؟ کیا میں اپنی بقیہ زندگی کو تابع مرضی مولا کر سکوں گا؟ ایک طرف اس عظیم کام کا خیال تھا جو بطور مبلغ اسلام میرے سپرد کیا جا رہا تھا تو دوسری طرف اپنی کم علمی، کم مائیگی اور روحانی کمزوریوں کا خیال آتا تو دل گھبراہٹ سے لرزنے لگتا تھا۔ غرض ایک عجیب کیفیت تھی جس میں سے میں گزر رہا تھا ان خیالات نے میری طبیعت کو گداز کر دیا اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ میں نے بڑی رقت کے ساتھ اپنے مولا کے حضور ہاتھ اُٹھائے اور عرض کیا یا مولیٰ کریم! اگر تیرا فضل شامل حال نہ ہوا اور تیری طرف سے توفیق نہ ملے اور تُو میرا مددگار نہ ہو تو میرے لئے اس بوجھ کو اُٹھانا مشکل ہی نہیں بالکل ناممکن ہے۔ پس جب تُو نے اپنے فضل سے اس ناکارہ وجود کو یہ عظیم خدمت سپرد کی ہے تو تُو ہی میری مدد بھی فرما۔ مجھ پر اپنے صفت ستار العیوب کا سایہ رکھیو اور میری پردہ پوشی فرمائیو اور روح القدس سے میری مدد فرمائیو۔ آمین۔ ثم آمین۔

...... پھر مجھے اپنے والد محترم کی آخری بات یاد آئی جو انہوں نے فیصل آباد کے اسٹیشن پر مجھ سے کہی تھی۔ رخصت کے وقت گلوگیر آواز میں انہوں مجھ سے فرمایا تھا کہ تم نے اپنی مرضی سے وقف کیا ہے کسی نے تمہیں اس کے لئے مجبور نہیں کیا تھا اب جب تم نے خدا تعالیٰ سے عہد وقف کر لیا ہے تو اسے نبھانا پڑے گا اور عہدِ وقف سے اب کسی ابتلاء یا تکلیف کے وقت منہ موڑنا علاوہ روحانی ہلاکتوں کے پختون روایات کے بھی منافی ہوگا۔ اس لئے خدانخواستہ اگر تم نے اللہ سے اپنے رشتۂ وقف کو توڑا تو وہی دن تمہارا میرے ساتھ تعلق کا بھی آخری دن ہوگا۔ پھر میری طرف مڑ کر بھی نہ دیکھنا۔ میرے لئے اس دن تم مر چکے ہوگے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر مجھے علم ہوا کہ تمہاری بیوی نے یورپین تہذیب کے زیر اثر آ کر پردہ کو خیر باد کہا ہے تو بھی تم دونوں سے میرا کوئی تعلق نہ ہوگا۔“ (چند خوشگوار یادیں صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۴، مصنفہ بشیر احمد رفیق سابق امام مسجد فضل لندن)

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
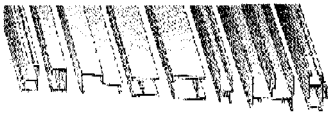
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

بجٹ سال ۱۰-۲۰۰۹ کا اختتام اور نئے مالی سال ۱۱-۲۰۱۰ کے تشخیص بجٹ کے تعلق سے عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

(۱) جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا رواں مالی سال ۱۰-۲۰۰۹ء ۳۱ مارچ ۲۰۱۰ کو ختم ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کی بعض جماعتیں اللہ کے فضل سے بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد، چندہ عام، جلسہ سالانہ) ادائیگی کر رہی ہیں لیکن بعض جماعتوں کے افراد کے ذمہ بجٹ کے بالمقابل گزشتہ سال و سال رواں ۱۰-۲۰۰۹ کا بقایا قابل وصول ہے۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کو اس طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(۲) سارے ہندوستان میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق عہدیداران جماعت کے آئندہ سہ سالہ ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۳ء انتخاب ماہ مارچ ۲۰۱۰ کے بعد ہونگے۔ اس لئے قواعد انتخاب کے مطابق جو افراد جماعت لازمی چندہ جات کے بقایا دار ہوں گے انہیں انتخاب میں شامل ہونے اور ووٹر بننے کا حق نہ ہوگا۔ اس لئے قبل از وقت جملہ عہدیداران و افراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مقامی سیکریٹری صاحب مال سے اپنے اپنے لازمی چندہ جات کا جائزہ لیکر مارچ ۲۰۱۰ء تک مکمل ادائیگی کر دیں۔

(۳) نیز آئندہ سال ۲۰۱۱-۲۰۱۰ کا بجٹ بھی تشخیص کرنے کے لئے انفرادی تشخیص فارم و بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق اپنی اصل آمد پر باشرح بجٹ لکھوا کر اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کو حاصل کریں۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کے اخراجات کیلئے بہت بڑی رقم سیدنا حضور انور از راہ شفقت بطور گرانٹ عنایت فرماتے ہیں۔ نیز حضور انور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ملک کے حالات دن بدن بدلتے جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

اللہ کے فضل سے جماعت کا ایک طبقہ نمایاں طور پر مالی قربانی میں حصہ لے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔

لیکن اس کے باوجود ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس میں ابھی کمزوری باقی ہے۔ وہ اپنی صحیح آمد کے مطابق باشرح لازمی چندہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ ایسے افراد کو باشرح چندہ دینے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں باشرح بجٹ لکھوانے کی تحریک کریں۔ مجلس عاملہ کی میٹنگ میں بھی اس تعلق سے زیر غور لایا جائے۔

جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کریں۔ اسی طرح جماعت کی ذمہ داری ہے کہ سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق خواتین و تعلیم یافتہ بچوں کو بھی حسب توفیق برکت کے لئے لازمی چندہ کے بجٹ میں شامل کر کے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کریں۔

نیز نئی جماعتوں کے نئے آنے والے احمدیوں کو لازمی چندہ جات کے بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے تا کہ انہیں مالی قربانی کی اہمیت اور اس کی برکات کا علم ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

”غصّے“

سے ایک انٹرویو

(از: شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

یوں تو غصہ آنا ایک فطری چیز ہے۔ غصہ کا آنا کوئی بعید امر نہیں لیکن اگر اس غصہ کو بے جا استعمال کیا جائے اور اُسے اپنے کنٹرول میں نہ رکھا جائے تو یہ پھر نقصان دہ بن جاتا ہے۔ غصے کے بے شمار نقصانات ہیں۔ فی الحال اُن تمام امور کو چھوڑتے ہوئے ہم غصہ کے خاندان کے بارے میں جانتے ہیں۔ معزز قارئین سے درخواست ہے کہ وہ غور کریں کہ آیا وہ غصہ کے خاندان سے کوئی تعلق تو نہیں رکھتے؟ اگر جواب 'نہیں' میں ہے تو آپ با اخلاق اور نیک سیرت آدمی ہیں اور اگر جواب 'ہاں' میں ہے تو پھر غصہ کرنا چھوڑ دیجئے اور اس کا علاج تلاش کیجئے۔

پیش ہے غصے سے لیا گیا ایک انٹرویو:

آپ کا نام؟

غصّہ

آپ کے والد کا نام؟

واویلا

آپ کی بہن کا نام؟

پریشانی

آپ کے بڑے بھائی کا نام؟

بیوقوفی

آپ کے دادا کا نام؟

شور شرابا

آپ کی دادی کا نام؟

گھبراہٹ

کیا آپ شادی شدہ ہیں؟

جی ہاں، پشیمانی میری بیوی کا نام ہے

آپ کی کوئی اولاد ہے؟

جی ہاں! ایک بیٹی ہے بدامنی

آپ کی رہائش؟

جس میں ہماری خاندانی علامتیں ہوں۔

تعلیمی قابلیت؟

ماشاءاللہ جہالت میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی ہوئی ہے۔

پسندیدہ ادیب؟

بے چینی حماقت پوری

آپ کا آئیڈیل؟

منافق

پسندیدہ ڈش؟

جھوٹ کی چٹنی اور غیبت وحسد کا اچار۔

آپ کا مشن؟

بدی کو فروغ دینا اور نیکی کو بے رونق کرنا۔

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.
Sara foot wear
WHOLESAE & RETAIL
AcompletefamilyShowroom
Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

Mansoor
9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed
9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

**No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730**

KANNUR CITY CENTRE

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع

﴿ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2010ء ﴾

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 41واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 32واں سالانہ اجتماع ماہ اکتوبر میں قادیان دارالامان میں شایانِ شان طریق پر منعقد کیا جائے گا۔ ان شاءاللہ۔ (تاریخوں کی اطلاع بعد میں کر دی جائے گی) جملہ خدام و اطفال ابھی سے اس اجتماع کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اجتماع کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام آپ کو ارسال کیا جا رہا ہے۔

صوبائی / زونل / مقامی قائدین مجالس کو تاکید کی جاتی ہے کہ اسی پروگرام کے مطابق اپنے اجتماعات میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کروائیں۔ اور زونل سطح پر اول دوم سوم آنے والے خدام واطفال کو ہی قادیان میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ دلوائیں۔ ہر صوبہ یا زون سے ہر مقابلہ کے لئے تین خدام اور تین اطفال کا کوٹا ہوگا۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام و اطفال کے اسماء صوبائی / زونل قائد کی وساطت سے ہی آئیں گے اور بفرضِ محال وہ خدام و اطفال جو صوبائی یا زونل اجتماع میں پوزیشن لائے ہیں سالانہ اجتماع میں نہیں آ رہے تو ان کی جگہ پر جن خدام و اطفال کے نام بھیجے جا رہے ہیں ان کے معیار کی ذمہ داری بھی صوبائی / زونل قائد کی ہی ہوگی۔ بہر حال تمام علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے سے پہلے خادم یا طفل کو Preliminary ٹیسٹ کو Qualify کرنا ضروری ہوگا۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:-

حسن کارکردگی مجالس: -اس کے لئے بھارت کی جملہ مجالس خدام و اطفال کے درمیان کارکردگی کے لحاظ سے موازنہ ہوگا اور پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سندات سے نوازا جائے گا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دستخط ہوں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

حسن کارکردگی صوبائی / زونل قیادت: -اس کے لئے بھارت کے جملہ صوبہ جات / زون کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اور پہلی پانچ پوزیشن حاصل کرنے والی صوبائی / زونل قیادت کو سندات سے نوازا جائے گا جس میں حضور اقدس کے مبارک دستخط ہوں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

مجالس ہائے ہندوستان اس بابرکت انعام کو حاصل کرنے کے لئے سبقت فی الخیرات کی روح اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے اپنی کارکردگی میں ابھی سے بہتری پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضور انور کی اعلیٰ توقعات کے مطابق مثالی خدمات بجالانے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ آمین

﴿ علمی مقابلہ جات خدام ﴾

علمی مقابلہ جات کے لئے گروپ کی درجہ بندی مندرجہ ذیل طریق کے مطابق ہوگی:- **گروپ الف:** -اس گروپ میں وہ خدام شامل ہوں گے جو مبلغ یا معلم یا حافظ ہیں یا پھر جامعہ احمدیہ یا جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہیں۔

گروپ ب: -اس گروپ میں دیگر تمام خدام شامل ہوں گے۔

مقابلہ حسن قرأت: -(وقت 2 منٹ: ہر دو گروپوں کا مقابلہ الگ الگ ہوگا) اس مقابلہ کے لئے درج ذیل سورتیں وآیات منتخب کی گئی ہیں۔

گروپ 'الف' 'ب': -(۱) سورۃ آل عمران آیت 146-145 (۲) سورۃ الاحزاب آیت 49-41 (۳) سورۃ الفتح آیت 30 (۴) سورۃ الاعلیٰ

مقابلہ نظم خوانی: -(وقت 2 منٹ) یہ مقابلہ ہر دو گروپوں کا مشترکہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام اور مشہور احمدی شعراء کے اردو کلام میں سے نظم پڑھی جا سکتی ہے۔

مقابلہ تقاریر (وقت 4 منٹ) حزب 'الف' 'ب' کا مقابلہ الگ الگ ہوگا۔

عناوین: -(۱) آنحضرت ﷺ اور مذہبی رواداری (۲) حضرت مسیح موعودؑ اور احیائے اسلام (۳) سیرت حضرت حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ (۴) خلافت خامسہ کا بابرکت دور (۵) جماعت احمدیہ کا بد رسومات کے خلاف جہاد

مقابلہ کوئز (Quiz):-(۱) معلومات بسلسلہ خلافت احمدیہ (۲) مشعل راہ

جلد اول صفحہ 97-193 (۳) قرآن مجید کا چوتھا پارہ نصف اول سے سوالات (۴) معلومات عامہ

مقابلہ حفظ قرآن مجید:- گروپ 'الف':- (۱) سورۃ الکھف پہلا اور آخری رکوع (۲) سورۃ البقرہ ابدائی دو رکوع (۳) سورۃ المائدہ آخری رکوع۔

گروپ 'ب':- عمّ پارہ آخری 26 سورتیں (۲) سورۃ الجمعۃ

☆ مقابلہ مشاہدہ معائنہ ☆ مقابلہ پیغام رسانی ☆ مقابلہ پرچہ ذہانت

ورزشی مقابلہ جات خدام

ورزشی مقابلہ جات کے لئے Team Events میں ہر صوبہ/زون کی ایک ٹیم شامل ہوگی۔ یہ ٹیم بھی صوبائی/زونل قائد کی وساطت سے آئے گی۔ مبلغین و معلمین کرام اس صوبہ کی نمائندگی کریں گے جہاں وہ متعین ہیں۔ کھیل کے دوران اگر یہ بات سامنے آئے کہ ان کی ٹیم میں دوسرے زون یا صوبہ کا خادم یا طفل شامل ہوا ہے تو ان کی ٹیم کو Disqualify کر دیا جائے گا۔ مرکز کی حیثیت سے قادیان کی علیحدہ ٹیم حصہ لے سکے گی۔ پنجاب کے کوٹا میں قادیان کے خدام شامل نہیں ہوسکیں گے۔ Rest of India کی کوئی ٹیم نہیں ہوگی۔

ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل: -(۱) بیڈمنٹن سنگل (۲) دوڑ 100mt (۳) فٹ بال (۴) والی بال (۵) نیشنل کبڈی (۶) رسہ کشی (۷) میراتھان دوڑ (۸) Pair والی بال (Sand Court) (۱۰) میوزیکل چیئر (30 سال سے زائد عمر کے خدام کے لئے)

صنعتی نمائش:- امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ خدام و اطفال اپنی صنعت و ہنر کے نمونے پیش کریں درج ذیل دو Category کے مطابق پیش کریں گے۔ (۱) Art and Craft (۲) Scientific Models۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو نقد انعام دیا جائے گا۔

خصوصی نشست: امسال سالانہ اجتماع کے بابرکت موقعہ پر خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

علمی مقابلہ جات اطفال

اطفال کے لئے حزب کی درجہ بندی درج ذیل طریق کے مطابق کی گئی ہے:-

(۱) **حزب 'الف'**: 13 سال سے 15 سال کے اطفال (۲) **حزب 'ب'**: 10 سال سے 12 سال تک کے اطفال (۳) **حزب 'ج'**: 7 سال سے 9 سال کے اطفال۔

مقابلہ حسن قرأت:- (وقت ڈیڑھ منٹ) یہ مقابلہ الگ الگ ہوگا۔ حزب 'الف' 'ب' کے لئے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل سورتیں/آیات منتخب کی گئی ہیں۔

حزب 'الف':- (۱) سورۃ الجمعہ آخری رکوع (۲) سورۃ البقرہ آیت 129-130 (۳) سورۃ الاحزاب آیت 41-45

حزب 'ب':- (۱) سورۃ القدر (۲) سورۃ الضحیٰ (۳) سورۃ الزلزال

حزب 'ج':- کوئی بھی سورۃ خوش الحانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

مقابلہ نظم خوانی:- (وقت ڈیڑھ منٹ) حزب 'الف' و 'ب' کا مقابلہ مشترکہ ہوگا۔ البتہ حزب 'ج' کا مقابلہ الگ ہوگا۔ نظم خوانی میں حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام اور احمدی مشہور شعراء کے اردو کلام پڑھے جاسکتے ہیں۔

☆ **مقابلہ تقاریر**:- (وقت 3 منٹ) یہ مقابلہ تمام گروپوں کا الگ الگ ہوگا۔

عناوین:- حزب 'الف' 'ب': (۱) آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک (۲) حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق فاضلہ (۳) حضرت عمر فاروقؓ کا قبولیت اسلام (۴) اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

حزب 'ج': (۱) ہمارا خدا (۲) سیرت رسول پاک ﷺ (۳) MTA کا احمدی بچوں سے تعلق (۴) علم بڑی دولت ہے۔

مقابلہ کوئز (Quiz) (نصاب برائے اطفال) (۱) دینی معلومات (سوال وجواب) (۲) معلومات عامہ

مقابلہ حفظ قصیدہ:- مکمل 70 اشعار سنانے والے تمام اطفال کو

انعام اول سے نوازا جائے گا۔ البتہ حزب 'ج' کے لئے 35 قصائد سنانے پر انعام اول دیا جائے گا۔

مقابلہ حفظ قرآن مجید:۔ حزب 'الف' 'ب': سورۃ البقرہ کی ابتدائی 17 آیات (۲) عمّ پارہ کی آخری 15 سورتیں۔ حزب 'ج' عمّ پارہ کی آخری 5 سورتیں۔

☆ بیت بازی اطفال انفرادی ☆ حفظ عہد وفائے خلافت برائے حزب 'الف' و 'ب' ☆ حفظ وعدہ اطفال برائے حزب 'ج'

ورزشی مقابلہ جات اطفال

(۱) فٹ بال (۲) بیڈمنٹن سنگل (۳) نشانہ غلیل (۴) دوڑ 100mt (گروپ الف/ب مشترکہ) (۵) تین ٹانگ دوڑ (۶) کبڈی (۷) گروپ 'ج' کی دلچسپ کھیلیں۔

ضروری ہدایات

☆ واضح رہے اس اجتماع میں صرف احمدی نوجوان و بچے ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ ☆ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو اپنی مجلس کے ہر خادم و طفل تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ ☆ علمی مقابلہ جات میں ججز صاحبان اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری صاحبان کا فیصلہ آخری ہوگا۔ ☆ اجتماع کے پروگرام میں حسب ضرورت ردّ و بدل کرنے کا اختیار محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ہوگا۔ ☆ ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے لئے Kit یا Trousers استعمال کرنا ضروری ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام خدام و اطفال کو احسن رنگ میں اجتماع کی تیاری کرنے اور اس میں شریک ہونے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین (حبیب احمد طارق صدر اجتماع کمیٹی 2010ء)

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال

سوالات شمارہ ھذا

1: غارِ حرا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

2: مسجد نبوی کہاں واقع ہے؟ جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

3: ھجری سن کب سے شروع ہوتا ہے؟

جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

4: خلفاء راشدین کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے کسی معروف صحابی کا نام لکھیں۔ جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

5: حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کے رنگ میں پڑھ کر سنائی گئی تھی۔ یہ کتاب کس نے پڑھ کر سنائی؟ جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

6: حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ رشتہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے کیا لگتے تھے؟

جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

7: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد کس سن میں رکھا تھا؟ جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

8: جاپان کی کرنسی کا نام کیا ہے؟ جوب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

9: ہندوستان کے وزیر دفاع کا نام کیا ہے؟ جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔

10: ہندوستان کا قومی کھیل کون سا ہے؟

جواب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

ملکی رپورٹیں

یادگیر: (ازمصوراحمد قائد مجلس) مورخہ 2 جنوری کو بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبد المنان سالک نائب زونل امیر نے کی۔ اس اجلاس میں مکرم فاروق احمد صاحب اور مکرم محمد ابراہیم صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدارتی خطاب کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا مورخہ 25 دسمبر کو مسجد احمدیہ کی صفائی کے لئے ایک وقار عمل کیا گیا جس میں 4 خدام، 13 اطفال اور 14 انصار نے شرکت کی۔ مورخہ یکم جنوری کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ نیز نماز فجر کے بعد ایک وقار عمل کیا گیا جس میں 10 خدام، 12 انصار اور 1 طفل نے حصہ لیا۔ مورخہ 12 جنوری کو ایک خادم نے دوسرے گاؤں سے آئی ہوئی 50 عورتوں کی تواضع کے لئے چائے اور بریڈ کا انتظام کیا۔ (یہ عورتیں اسٹیٹ بنک آف حیدر آباد سے وظیفہ حاصل کرنے لے لئے آئی ہوئیں تھیں)۔ مورخہ 14 جنوری کو ایک خادم نے ایک عورت کے علاج کے سلسلہ میں اُس عورت کو ہسپتال میں بھرتی کروایا۔ مورخہ 17 جنوری کو ایک غریب احمدی خاتون کا انتقال ہو گیا تدفین کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ 20 خدام نے سارا انتظام کر دیا اور اس خاتون کی تدفین عمل میں آئی۔

ہاری پاریگام: (از محمد امین اظہار صدر جماعت) مورخہ 8 جنوری کو خدام وانصار کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں خاکسار نے "حضرت امام مہدی کا ظہور" کے موضوع پر تقریر کی۔

حلقہ مبارک قادیان: (از نور الدین نوری زعیم حلقہ) مورخہ 26 تا 29 جنوری ایک تبلیغی وتفریحی ٹور کیا گیا۔ اس ٹور میں 25 خدام نے حصہ لیا۔ قادیان سے 26 جنوری کو روانہ ہو کے خدام ہماچل کے مختلف مقامات میں پہنچے۔ تبلیغی لٹریچر دفتر دعوت الی اللہ سے حاصل کر لیا گیا تھا۔ ٹور کے دوران مختلف احباب کو جماعت کا تعارف کرایا گیا نیز جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا۔ ہماچل میں خدام نے زیادہ تر علاقوں کا سفر پیدل ہی کیا جس میں تریونڈ کی چوٹی کا 10 کلومیٹر کا سفر بھی شامل ہے۔

ریشی نگر: (از وسیم احمد گنائی ناظم اطفال) ماہ جنوری میں نماز کی طرف توجہ دلانے کے لئے مجلس عاملہ کی دو میٹنگز منعقد ہوئیں۔ تقریب آمین اور تقریب بسم اللہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مورخہ 17 جنوری کو ایک مثالی وقار عمل منعقد ہوا۔ اسی طرح ایک اور وقار عمل 24 جنوری کو منعقد ہوا۔ مورخہ 17 جنوری کو زیر صدارت ماسٹر عبد الرشید میر صاحب قائمقام صدر جماعت تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

گوداوری زون آندھرا پردیش: (از پی ایم رشید زونل امیر) مورخہ 15 تا 18 جنوری جماعت احمدیہ بٹلہ پنو مرو میں گوداوری زون کے خدام واطفال اور ناصرات کا چار روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں حاضری 135 تھی۔ اس کیمپ میں ضلع کرشنہ جاور مغربی گوداوری کے خدام واطفال اور ناصرات نے شرکت کی۔ مورخہ 15 جنوری کو بعد نماز مغرب ایک گھنٹہ کلاس منعقد ہوئی۔ مورخہ 16 جنوری کو افتتاحی تقریب منعقد ہوئی خاکسار اور مولوی سراج صاحب نے خطابات میں موقعہ کی مناسبت سے چند نصائح کیں۔ تینوں دن صبح دس بجے سے ایک بجے تک اور دوپہر تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک اور رات مغرب تا عشا کلاسیں لگتی رہیں۔ ان کلاسز میں دینی معلومات، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، خلفاءِ راشدین، خلفاء مسیح موعودؑ، کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ نیز عہد اطفال و ناصرات اور نماز کے متعلق مسائل سمجھائے گئے۔ روزانہ صبح وشام کھیل کا اہتمام کیا گیا چاروں دن طعام کا معقول انتظام تھا۔ اس کیمپ کے ساتھ معلمین کی ریفریشر کلاس بھی منعقد ہوئی جس میں بعض ضروری مسائل پر تقاریر کا پروگرام رکھا گیا۔ ایک مجلس سول و جواب منعقد ہوئی اور مکرم مولانا منیر احمد خادم ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولانا تنویر احمد گیانی نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین نے بذریعہ فون خطابات فرمائے۔ اختتامی تقریب میں گاؤں کے پنچایت

پریزیڈنٹ نے شرکت کی نیز پریس رپورٹرس بھی اس موقعہ پر حاضر ہوئے ۔خاکساراور مولوی سراج صاحب نے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

آسنور: (از غلام علی نائک قائد مجلس) مورخہ 17 جنوری کو مجلس اطفال الاحمدیہ نے یوم والدین منعقد کیا۔اجلاسوں کی صدارت مکرم بشارت احمد صاحب ڈار زونل امیر زون 1 نے کی۔اس اجلاس میں والدیں کی حاضری 80 فیصد رہی۔اسی طرح خدام واطفال کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

بالاسور: (از محمد احمد معلم سلسلہ) مورخہ 31 دسمبر تا 6 جنوری سات روز تک جماعت احمدیہ بالاسور کی جانب سے خدام الاحمدیہ بھدرک زون کے خدام کے تعاون سے گاندھی سمرتی بھون بالاسور میں بک اسٹال لگایا گیا۔روزانہ دو بجے تارات نو بجے بک اسٹال لگایا گیا۔سینکڑوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔خاص طور پر لوگوں کی توجہ قُرآنِ مجید کے اُڑیہ ترجمہ کی طرف رہی۔

يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا كُمْ مِـنْ قَبْـلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَّلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَـفَـاعَةٌ وَالْـكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥

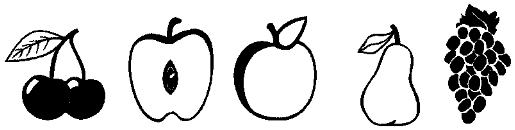

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

mta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

mta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 20093:: میں حفیظاً بیگم زوجہ بشیر خان مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ پیدائش 1992ء ساکن دھنولی ڈاکخانہ دھنولی ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-01-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔میرا ایک مکان نزد احمدیہ مسلم مشن دھنولی آگرہ بررقبہ 150 گز ہے جس کی موجودہ قیمت 50,000 روپے ہے۔اس کے علاوہ خاکسارہ کا گذارہ ماہانہ خورد ونوش پر ہے جو کہ میرے بچے ادا کرتے ہیں۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 6000 روپے سالانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ظہیر احمد خادم　　العبد: حفیظاً بیگم　　گواہ۔قاری نواب احمد

وصیت نمبر 20094:: میں رقیہ بیگم زوجہ رحمان خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ طلاق محل کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 35,000 روپے۔زیورات طلائی: کان کے پھول ورنگ تین جوڑی۔انگوٹھی ایک جوڑی۔ایک عدد ہار۔ایک عدد ہار کی لاکٹ۔ہاتھ کی بالیاں ایک جوڑی اندازاً وزن 2.5 تولہ۔زیورات نقرئی: ایک جوڑی پازیب اندازاً وزنی 10 تولے۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔رحمان خان　　العبد: رقیہ بیگم　　گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20095:: میں ستار النساء زوجہ اسلام الدین معلم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 22 تاریخ پیدائش 1995ء ساکن کشما ڈاکخانہ کشما ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 4,000 روپے زیورات طلائی: ٹیکا ایک عدد۔کان کی بالیاں ایک جوڑی۔ناک کی بالی ایک عدد۔کل وزن 7 گرام۔قیمت اندازاً 7000 روپے۔زیورات نقرئی: پازیب ایک جوڑی۔بال میں لٹکانے والی چوڑی ایک عدد۔بال کے جھمکے ایک عدد۔کل وزن دوسو پچاس گرام۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 400 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔اسلام الدین　　العبد: ستار النساء　　گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20096:: میں شہناز بیگم زوجہ محمد دلشاد معلم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 18 پیدائشی احمدی ساکن رائٹ ڈاکخانہ رائٹ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپے۔زیورات طلائی: کان کا جھمکا ایک جوڑی وزن 5 گرام۔نقرئی: ایک جوڑی پازیب وزن پانچ تولے۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔محمد دلشاد معلم سلسلہ　　العبد: شہناز بیگم　　گواہ۔رحمان خان

وصیت نمبر 20097:: میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد ضمیر الدین معلم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 20 پیدائشی احمدی ساکن اننت پور ڈاکخانہ انت پور کنائی پور ضلع بھیر بھوم صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 21000 روپے۔کان کے پھول ایک جوڑی آدھا تولہ۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 300 ماہانہ ہے

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ضمیرالدین　　العبد:رشیدہ بیگم　　گواہ۔شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر 20098 :: میں عظیم النساء زوجہ آزاد خان معلم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 پیدائشی احمدی ساکن تالبر کوٹ ڈاکخانہ تالبر کوٹ ضلع دھنکانالی صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 23505 روپے۔زیورات طلائی: ایک عدد ہار۔ایک عدد انگوٹھی۔ایک جوڑی کان کا پھول۔ایک جوڑی چوڑی۔اسکا وزن بعد میں بھجوایا جائیگا کیونکہ اس وقت زیورات پاس نہیں ہیں۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔طاہر احمد گنائی　　العبد:عظیم الدین　　گواہ۔آزاد احمد خان

وصیت نمبر 20099 :: میں رؤوسہ بیگم زوجہ مظفر احمد خان معلم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 34 پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواسیٹہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 15505 روپے۔تفصیل زیورات طلائی: ایک عدد ہار، ایک جھمکا، ایک جوڑی کان کا پھول، کل وزن ڈیڑھ تولہ۔نقرئی: تین جوڑی پازیب، دو عدد چوڑیاں، دو انگوٹھی، کل وزن 19 تولے۔خاکسار کے والدین حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔مظفر احمد خان　　العبد:رؤوسہ بیگم　　گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20100 :: میں مبارکہ بیگم زوجہ مظہر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 30,000 روپے۔تفصیل زیورات طلائی: ایکعد دہار، دو جوڑے جھمکے، ایک عدد لیس، ایک عدد گلے کی چین، ایک جوڑی کنگن، انگوٹھی دو عدد، کل وزن سات تولے۔نقرئی: پازیب تین جوڑی کل وزن 15 تولے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔مظہر احمد مبلغ سلسلہ　　العبد:مبارکہ بیگم　　گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20101 :: میں فرزانہ بیگم زوجہ شمیم احمد خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 تاریخ بیعت 1991ء ساکن رام گڑھ ڈاکخانہ فیروز آباد ضلع فیروز آباد صوبہ UP بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-01-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 3600 روپے سالانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔شمیم احمد خان　　العبد:فرزانہ بیگم　　گواہ۔رحمان خان

وصیت نمبر 20102 :: میں عبدالسبحان معلم ولد مرحوم اسحاق شیخ قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 25 تاریخ بیعت 1996ء ساکن وانتیور ڈاکخانہ کنیاپور ضلع رام پورہٹ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدہ حیات ہیں۔ایک پوشتینی مکان ہے 16 بسوز مین ہے اور چار

بھائی ہیں والدہ نے ابھی حصہ تقسیم نہیں کیا۔۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 4074 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیر احمد شمیم العبد: عبدالسبحان معلم گواہ۔منور احمد ناصر

وصیت نمبر 20103::میں صابر علی معلم ولد محبت علی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 22 تاریخ بیعت 2001ء ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ لکھنؤ ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدین کے نام جائیداد ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 2730 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔شمس الہدیٰ معلم العبد: صابر علی گواہ۔حمد احمد

وصیت نمبر 20104::میں سراج الدین معلم ولد احمد رضا قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 21 تاریخ بیعت 2000ء ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ لکھنؤ ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-02-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدین حیات ہیں اُنہی کے نام پر زمین جائیداد ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔نصرت علی معلم العبد: سراج الدین گواہ۔حمد احمد

وصیت نمبر 20105::میں بلال احمد لون ولد مرحوم محمد یعقوب لون قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 32 پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدہ حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3767 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیر احمد شمیم العبد: بلال احمد لون گواہ۔مظفر احمد

وصیت نمبر 20106::میں مظفر احمد مبشر ولد محمد حسین عاجز قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 37 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-02-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کا ایک مکان ننگل باغبان میں ہے جو کہ دو بھائیوں میں مشترکہ ہے اس جائیداد کا کوئی خسرہ نمبر نہیں ہے اور کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 4334 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔عبداللطیف العبد: مظفر احمد مبشر گواہ۔رضوان احمد ملکانہ

وصیت نمبر 20107::میں محمد ضمیر الدین ولد نبیّت شیخ قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 28 تاریخ بیعت 1997ء ساکن انت پور ڈاکخانہ انت پور کنائی پور ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدین حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 4074 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد

پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیر احمد شمیم العبد: محمد ضمیر الدین گواہ۔شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر 20108:: میں محمد دلشاد معلم ولد آزاد خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 20 تاریخ بیعت 2000ء ساکن وانتیوڑ ڈاکخانہ کنیا پور ضلع رام پور ہٹ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والد صاحیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔میرا گزارہ آمداز ملازمت 3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔رحمان خان العبد: محمد دلشاد معلم گواہ۔طاہر احمد گنائی

وصیت نمبر 20109:: میں مظفر احمد خان ولد جعفر خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے والد کا ترکہ پنکال میں 14 گونٹھ ہے جس میں تین بھائی، ایک بہن اور والدہ حصہ دار ہیں۔اس کی موجودہ قیمت اندازاً سات ہزار روپے ہے۔اسی طرح ایک مکان مشترکہ ہے جس کی قیمت اندازاً ساٹھ ستر ہزار روپے ہے۔خاکسار اپنے شرعی حصہ کے 1/10 کی وصیت کرتا ہے۔اس کے علاوہ نقدی رقم 32000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت 4614 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیر احمد شمیم العبد: مظفر احمد خان گواہ۔شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر 20110:: میں محمد قیوم معلم ولد انوار احمد قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 27 پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے والد حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت 3844 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔عبد الوکیل نیاز العبد: محمد قیوم معلم گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20111:: میں جمیل الرحمان معلم ولد عبد المالک قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 29 تاریخ بیعت 1996ء ساکن گلے نوپائی ڈاکخانہ شیتل کوچی ضلع کوچ بہار صوبہ نارتھ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار نے اپنے وطن میں ایک سات کٹھا کا پلاٹ خرید کیا ہے اسکی موجودہ قیمت 50,000 روپے ہے اس کے علاوہ والد صاحب کی جائیداد سے ابھی حصہ نہیں ملا جب ملے گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گا۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 3844 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیر احمد شمیم العبد: جمیل الرحمان معلم گواہ۔عبد الوکیل نیاز

وصیت نمبر 20112:: میں قادر احمد خان معلم ولد عبد الجبار خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 پیدائشی احمدی ساکن مسکرا ڈاکخانہ مسکرا ضلع ہمیر پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بنک میں 25000 روپے جمع ہیں۔ والد صاحب حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت 3728 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر

کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیراحمدشمیم　　العبد: قادراحمد خان　　گواہ۔عبدالوکیل نیاز

وصیت نمبر 20113::میں سمۃ اللہ معلم ولدخلیل احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر24 تاریخ بیعت 1991ء ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پارسہ صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدصاحب مرحوم کی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمدازملازمت 3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتارہوں گااوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیراحمدشمیم　　العبد:سمۃ اللہ معلم　　گواہ۔عبدالوکیل نیاز

وصیت نمبر 20114::میں ناصراحمد معلم ولدریاست احمد قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر22 تاریخ بیعت 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدصاحب حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمدازملازمت 3496 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتارہوں گااوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سخاوت علی　　العبد: ناصراحمد معلم　　گواہ۔ببلو خان

وصیت نمبر 20115::میں نصیرخان معلم ولدقاسم خان مرحوم قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر31 پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے نام اس وقت کوئی جائیداد نہیں جب آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اُس وقت مجلس کارپرداز کواطلاع کردوں گا۔میرا گزارہ آمدازملازمت 3844 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کوادا کرتارہوں گااوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ناصراحمد خان معلم　　العبد:نصیراحمد خان　　گواہ۔طاہراحمد گنائی

وصیت نمبر 20116::میں رازالدین معلم ولدمحمد سعیدالدین قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر22 بارہ سال سے احمدی۔ساکن چمن سانی کاڈاڈاکخانہ نوگاؤں ضلع متھراصوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-20 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدصاحب حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمدازملازمت 3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتارہوں گااوراگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیراحمدشمیم　　العبد:رازالدین خان　　گواہ۔منوراحمد

وصیت نمبر 18993::میں رئیسہ بیگم زوجہ شان محمد خان معلم سلسلہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر35 تاریخ بیعت 1990ء ساکن ننگلہ گھنہ ڈاکخانہ ننگلہ لیلہ دھرضلع ایٹا صوبہ UP بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-01-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔زیورات طلائی: ایک عدد ہاروزن ڈیڑھ تولہ۔ایک جوڑا کان کے کانٹے نصف تولہ۔ایک جوڑا پازیب چاندی کی 200 گرام۔میرا گزارہ آمدازخوردونوش 3600 روپے سالانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گااوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔محمد درویش علی　　العبد:رئیسہ بیگم　　گواہ۔فاروق احمد معلم

scientist. In America the emphasis on humanities had decreased to such an extent that the much dreaded monster-scientist was beginning to be envisaged. Fortunately, the Americans realised that the labour-saving devices of science will soon give so much leisure to man that his brain will become a devil's workshop and, therefore, they have begun to lay greater emphasis on the compulsory introduction of courses of studies in humanity in the scientists' and engineers' curricula. You are in a fortunate position because you will always be in surroundings largely dominated by religious and cultural atmospheres. This will prevent you from developing the purely utilitarian type of mind which the applied science may tend to make you. But it may be that your success in applied science may create so much wealth that it may blind you to the study of humanities. This you will have to take special steps to prevent.

I have no doubt that the kindly and humane spirit of Hazrat Khalifatul Masih will long guide you and that this Institue will grow into a mighty organisation for the good of humanity. With these few words I have great pleasure in declaring the Fazli-Umar Research Institute open. I wish it God-speed. May it result in a happy blending of science and religion and thus contribute to the forces which are tending to unite us all into One World."

(CURRENT SCIENCE BANGALORE, MAY 1946
Vol. 16 No. 5 Page 118)

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

the whole country. Subjects such as nutrition can be tackled by you with great advantage and the nearness of such industrial centres as Sialkot and Amritsar will give you ample opportunities of attracting industrial research of local interest. I must however, warn you that research institutes are very expensive hobbies and that unless sufficient funds are at your disposal, your activities are likely to suffer. I hope that your communtiy and the local and Central Governments and the Industry will come to your aid. To bring into being such an institution and then not to provide sufficient funds is like the underfeeding of a sturdy baby or the treatment of a patient suffering from malaria with insufficient quinine.

Your Institute is perhaps the second of its kind in India. I think the first one, if I am not mistaken, is the Technical Institute at Dyal Bagh in Agra which owes its origin to the far-sightedness of the late Sir Anand Swarup, one of the leaders of the Radha Swami Movement. That Institute has done yeoman service to the cause of technical education and industrial development in India.I do hope and pray that your efforts may result even in greater achievement.

There are two things which I particularly wish to emphasise on this occasion. Firstly that no applied research can flourish if isolated from pure research. The huge physical body of applied research is kept alive and fit by constant supply of new blood in the shape of fundamental research of a pure character. Let not the enthusiasm of those interested in immediate results of a purely utilitarian character carry you away from the path of your right duty to science. India needs both pure and applied research and you should never deviate from this happy combination. Applied research may be compared to the social urge of building mosques and temples, but what use is a mosque unless the individuals and masses are imbued with the true spirit of prayer? Pure research supplies the urge for new developments and new fields of applications and it should not be allowed to be neglected, even though we might insist upon greater expenditures being allotted to applied work.

The second thing which I consider necessary is the proper education of the

This is my conviction and also the belief of a great many top-rank scientists of the world.The scientist today is not the hot-headed, blashphemous and conceited fiellow which he used to be sometime ago. Physics has merged into metapyisics. The pride of the scientist has been humbled to such an extent that he no longer contends that science can explain even all that meets the eye. Amongst the prominent scientific workers of the world one would hardly find one who may be consiidered as a complete athiest. Numerous proofs that both science and religion are devotees of truth and righteousness can be quoted. The fact, Sir, that you, the religious head of a powerful community, have decided to make the Fazle Omar Research Institute, a part of education of your programme of the religious devolopment of your people, is nothing else but an indication of the direction in which the wind is blowing.Religious leaders no longer look upon science as antagonistic to their creeds.Such a unification of religion and science and such contacts between religion and science as your Instiute will establish, are no doubt to be very appreciated. The spirit of tolerance and forebearance gets developed not by remainig aloof but by intimate contacts and social mixing and I, therefore, wish this Institute a long life of great usefulness.

Religion has sought in all ages to unite people and to bring them in tune with the spiritual side of the Universe. It has been established, however, that the physical well-being of man is important for even the development of his soul and mind and it has, therefore, been the policy of religious leaders lately to see that their followers have a better and higher standard of living, Nothing can raise the standard of living of people more than science and education and I have no doubt that the future and present generations of Qadian will remember with gratitude the philanthropists and workers associated with the founding of this Institute of which you have asked me to perform the inaugural ceremony to-day.

I hope the scope of this Institute will be broad enough and that it will include in its activities all those branches of learning which may have a direct bearing on the economic well- being of the people of this town and incidentally of

FAZLI-OMAR
RESEARCH INSTITUTE, QADIAN

{Following is the speech of Dr.Sir Shanti Swarup Bhatnagar O.B.E., F.R.S., Ex Director,Scientific and Industrial Research Government of India, which he delevired on the occasion of the opening ceremony of the Fazli-Omar Research Institute,Qadian ,on the 19th April 1946 in the presence of Hadhrat Khalifatul Massih II. This is being reproduced from Current Science Bangalore, May 1946. We are thankful to Hafiz Dr. Saleh Mohammad Alladin Sahib who provided this speech for the publication. Editor}

On the occasion of the Opening Ceremony of the Fazli-Omar Research Institute,Qadian ,on the 19th April 1946, Dr.Sir Shanti Swarup Bhatnagar O.B.E., F.R.S., , Director,Scientific and Industrial Research Government of India ,declared:-

"When the Hon'ble Justice Sir Zafarullah Khan spoke to me in Delhi of the step which the Ahmadiyya community,under the inspiration of Hazrat Khalifatul Masih had taken in providing funds for the Fazli-Omar Research Institute, I felt deeply touched.It appeared to me as a symbol of the acceptance of the method of science by a great religious leader.Sir Zafarullah humourously remarked that in choosing me for this honour,he had specially in mind the spiritual elevation of an old friend whom science had cut off completely from religion.I readily accepted the invitation as I did not wish to miss the opportunity of seeing this forward little town.I also very thoroughly appreciate the honour which this ceremony has offered me of coming into contact with Hazrat Khalifatul Masih .This is a privilege which I had cherished for a long time and its fulfilment to-day will never be forgotten by me.It will be a source of inspiration to me in my own arduous task of developing scientific and industrial research in India.

In selecting Dr.Abdul Ahad as the first Director of the Fazli-Omar Research institute your choice has fallen on one who combines in him the zeal for scientific research with great devotion to religion .I am much impressed by his vast knowledge of contemporary science. I am particularly happy that he has quoted in his speech the last words in a recent broadcast of mine on the subject of the Scientists' Utopia: "It looks certain that in the utopia of scientists God and Science will be brought into a fertile union in which the idea of God instead of being diluted will be enriched."

۳۰جنوری تا ۷فروری ۲۰۱۰ء دہلی میں انٹر نیشنل بک فیئر کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس بک فیئر میں جماعت احمدیہ کی جانب سے بھی بک اسٹال لگائے گئے۔ ان میں سے ایک بک اسٹال کا منظر۔

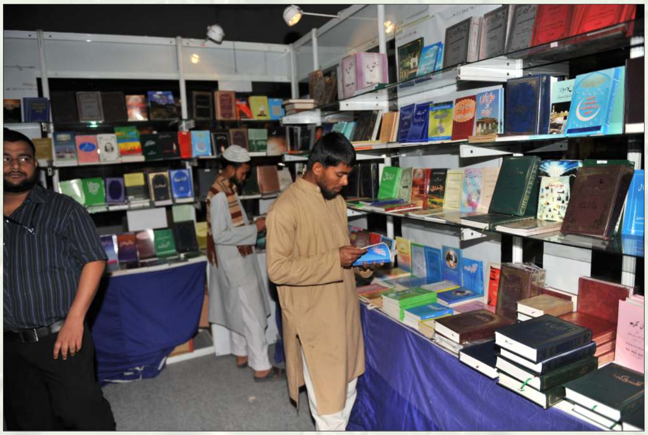

اس موقع پر مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس دہلی بک اسٹال پر آنے والے مہمان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے۔

ضلع تریچور کیرلہ میں لائبریری کاؤنسل بک فیئر منعقد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ چیلاکرہ کی جانب سے مورخہ ۱۲تا۱۵ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ اس بک اسٹال کا ایک منظر۔

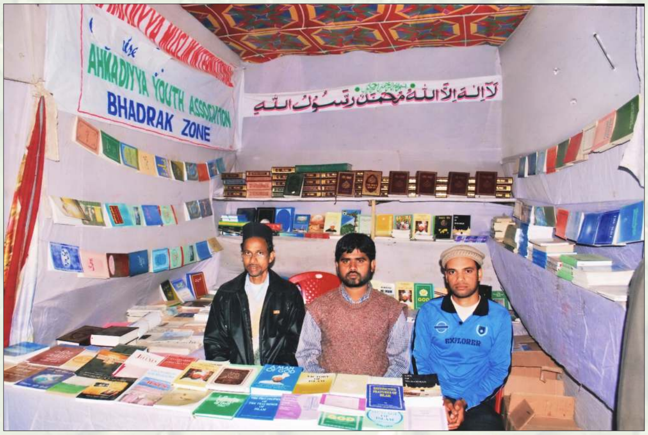

جماعت احمدیہ بالاسور اڑیسہ کی جانب سے بالاسور میں خدام الاحمدیہ بھدرک کے تعاون سے ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ جس میں عبدالودود خان صاحب سابق زونل قائد سوروزون نظر آرہے ہیں۔

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 29 | February 2010 | Issue No. 2

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اسمیں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ وجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا